Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 33

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

12 رشعبان 1429 ہجری 14 رظہور، 1387 ہش 14 راگست 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال پہلے جو مقام عورت کو عطا کیا، ماضی قریب تک میں بھی عورت کو یورپ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں حاصل نہیں تھا

ہمیشہ یاد رکھیں کہ دین کے معاملہ میں ہمیشہ ایک احمدی عورت کو غیرت دکھانی چاہئے اور جن گھروں میں دینی غیرت ہوگی وہ گھر کبھی ناکام نہیں ہوں گے

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 جولائی 2008ء برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ۔ بمقام جلسہ گاہ مستورات حدیقۃ المہدی۔ لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک زمانہ تھا کہ عورت کو اس کا جائز مقام نہیں دیا جاتا تھا مسلمانوں میں بھی باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورت کے حقوق قائم فرمائے ہیں اسے اس کا صحیح مقام نہیں دیا جارہا تھا مثلاً بیوی کی حیثیت پاؤں کی جوتی کے برابر سمجھی جاتی تھی اور اب تک بعض مسلمان ممالک اور تیسری دنیا کے ممالک میں چاہے مسلمان ہیں یا عیسائی عورت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ بعض معاشروں اور خاندانوں میں عورت کو ایک حقیری چیز سمجھا جاتا ہے۔ یورپ جو آج عورت کی آزادی کا علمبردار بنا پھرتا ہے یہاں چند دہائیوں تک عورت کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ آج عورت کے حقوق کے نعرے تو لگائے جاتے ہیں لیکن آج بھی عورت کو اس کے بعض حقوق نہیں دئے جاتے مثلاً حال ہی میں امریکہ میں عورت کے صدارتی امیدوار بننے پر اس کی سخت مخالفت ہوئی کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ عورت صدر بنے اگرچہ بعد میں اس پر پردہ ڈالنے کی بہت کوشش کی گئی لیکن ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو عورت کے صدر بننے کے خلاف ہے۔ اسلام کی تعلیم تو مکمل ہے اسلام کی تعلیم میں تو عورت پر بعض کاموں پر پابندیاں ہیں لیکن یہ پابندیاں اسلئے نہیں کہ وہ یہ کام نہیں کرسکتیں بلکہ یہ اسلئے ہیں کہ خدا نے مرد خواتین کے کاموں کو تقسیم کردیا ہے کہ یہ کام مرد نے کرنے ہیں اور یہ کام عورت نے کرنے ہیں لیکن حقوق کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔

اگر اسلام سے پہلے معاشرہ کی تاریخ کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ عورت سے کیسے کیسے ظالمانہ سلوک کیا جاتا تھا وہی ظالمانہ سلوک چند دہائیوں پہلے یورپ میں بھی کیا جاتا تھا۔ اسلام سے قبل عورت بیوی کی حیثیت سے تو عرب معاشرہ میں اپنے حقوق سے محروم تھی ہی مگر بیٹی کی حیثیت سے بھی محروم تھی۔ بعض قبیلے اپنی بیٹیوں سے بہت ظالمانہ سلوک کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان حقوق کو قائم فرمایا اور عورت کو برابری کے حقوق دلائے۔ آج نئی نسل کو شائد یہ سمجھ نہ آئے کہ ان بنیادی حقوق سے محرومی کیوں ہوسکتی ہے؟ اس لئے میں اس زمانہ کے کچھ رسم و رواج بیان کردیتا ہوں۔ بعض قبیلوں میں بیوہ عورت فوت شدہ خاوند کا ورثہ سمجھی جاتی تھی اور بعض قبیلوں میں تسلیم کیا جاتا تھا کہ اپنی باپ کی منکوحہ سے جو چاہے سلوک کریں خواہ خود شادی کریں یا کسی اور کو دے دیں۔ قرآن مجید نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ تمہاری مائیں ہیں اور تم پر حرام ہیں۔ یہ فعل انتہائی گندہ اور غصہ دلانے والا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَ یَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَّعَشۡرًا فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ۔ (سورۃ البقرہ:۲۳۵)

ترجمہ: اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ تو وہ (بیویاں) چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی (مقررہ) مدت تک پہنچ جائیں تو پھر وہ (عورتیں) اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ پس یہاں عورت کو آزادی دی گئی ہے کہ خاوند کی وفات کے بعد عدت کا وقت گذر جانے کے بعد وہ شادی کا فیصلہ کرے اور فرمایا رشتہ دار شادی میں روک نہ بنیں۔ بلکہ حدیث میں ہے کہ بیوہ اپنا ولی خود مقرر کرسکتی ہے۔ تو یہ آزادی ہے جو اس وقت کے رسم ورواج کو توڑ کر عورت کی قائم کی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں لڑکیوں کو ماں باپ کے ورثہ کا بیویوں کو خاوند کے ورثہ کا اور ماؤں کو بچوں کے ورثہ کا حقدار بنایا گیا ہے۔ اسلام سے پہلے کسی مذہب نے عورت کے حقوق قائم نہیں کئے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ خاوند کو یہ حق نہیں کہ وہ عورت کی کمائی میں سے کچھ لے۔ فرمایا الرجال قوامون علی النساء۔ (سورۃ النساء:35)

یعنی مرد کو فضیلت ہے اسلئے کہ وہ گھر کے امور کا نگران بنایا گیا ہے اور دوسرے اس لئے بھی کہ مرد نے خرچ چلانا ہے اور اگر مرد ذمہ داری ادا نہیں کرتا تو پھر اس کی کوئی نگرانی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مرد چونکہ الرجال قوامون علی النساء کا مصداق ہے اس لئے اگر وہ لعنت لیتا ہے تو وہ لعنت بیوی بچوں کو بھی دیتا ہے اور اگر برکت پاتا ہے تو ہمسایوں اور شہر والوں تک کو دیتا ہے'' پس نگران اگر حق ادا نہیں کرتا تو نسل کے بگڑنے کا خوف ہوتا ہے اور اگر مرد اپنے فرائض ادا نہیں کرتا تو عورت کا فرض ہے کہ نظام کی طرف رجوع کرے۔ پھر گھر کا خرچ چلانا مرد کا کام ہے اگر عورت چاہے خرچ کر بھی رہی ہو تو پھر بھی تمام تر ذمہ داری مرد کی ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ مرد کو فضیلت دی گئی ہے اگر اس کو یہ حق مل گیا ہے تو پھر اس کے لئے قوام بننا ضروری ہے فرمایا اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ وَّبِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ۔ ترجمہ: مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔

یہ بتا کر مردوں پر واضح کردیا کہ تم وہ ذمہ داری ادا کرو جو اللہ نے تم پر لگائی ہے۔ پس دیکھیں کہ عورت جس کو فیصلے کرنے کا اختیار بھی نہیں تھا مرد کو حکم دیا گیا کہ اُس کے مال پر نظر نہ رکھو۔ لونڈیوں سے شادی کرنے کے متعلق فرمایا کہ ان کے حقوق بھی ادا کرو۔ صرف آزاد عورت کے حقوق ہی نہیں بلکہ لونڈی کے حقوق بھی قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔ پس عورت کے حقوق جو اسلام نے قائم کئے ہیں اُس کا کسی مذہب میں تصور نہیں ملتا پھر جیسا کہ میں نے کہا عورت کو ایک مادی چیز کی طرح تصور کیا جاتا تھا لیکن اس کامل اور مکمل شریعت نے کس طرح اُسے اُس کا مقام دلایا کہ وہی جو ورثتاً بنائی جاتی تھی وہ وراثت میں حصہ دار بن گئی۔ جیسا کہ فرمایا:

لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبُوۡا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبۡنَ ؕ وَسۡئَلُوا اللّٰہَ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا۔ ترجمہ: مردوں کیلئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اور عورتوں کیلئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

یہ ہے معاشرہ میں برابری کا مقام۔ جو قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال پہلے عورت کو عطا کیا۔ یہ مقام ماضی قریب تک میں بھی عورت کو یورپ تک جیسے ترقی یافتہ ممالک میں حاصل نہیں تھا۔ یہاں تو قانون کے مطابق مرنے والا اپنے جائز رشتہ داروں کو بھی وراثت سے محروم کردیتا تھا۔ لیکن اسلام میں وارثوں کے حقوق کے حق سے

باقی خلاصہ خطاب مستورات حضور انور جلسہ سالانہ یوکے 2008 صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

شُرفاء حیدر آباد مغلوب ہوگئے!

(......قسط نمبر ٦......)

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ حیدر آباد کے غیر احمدی علماء اور وہاں کی ایک سیاسی جماعت مجلس اتحاد المسلمین حکومت ہند سے التجا کرتی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے جبکہ بھارت کی حکومت ایک سیکولر حکومت ہے اس کا پاکستان کی طرح کسی کے مذہبی معاملات میں کوئی عمل دخل نہیں۔ آئین ہند نے مسلم پرسنل لاء میں ''مسلم'' کی جو تعریف کی ہے اس کے مطابق احمدیہ جماعت کے افراد مسلمان ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان و یقین رکھتے ہیں اور مسلم پرسنل لاء کی یہ تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے عین مطابق ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ۔

(بخاری جلد اوّل باب فضل استقبال القبلة)

یعنی جس نے ہمارے نماز پڑھنے کی طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف رُخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے اور ایسا ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے پناہ دی پس تم اللہ کی پناہ کو مت توڑو۔ یعنی وہ مسلمان ہے اور اسلام کے دائرہ میں ہوگا اور خدا اور اس کے رسول نے اس کو مسلمان قرار دیا ہے لہٰذا تم کسی ایسے شخص کو غیر مسلم کہہ کر اس پر حملہ نہ کرو وہ تو اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری میں ہے۔

پس اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں غیر احمدی علماء خود ہی اپنے مقام کو دیکھ لیں ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اس بات کی گواہی پر کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے بیت اللہ شریف کا حج کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے پر''۔ (متفق علیہ)

پس مسلم کی یہ تعریف مسلم پرسنل لاء نے نہیں بلکہ اس نے فرمائی ہے جس کو سب سے پہلے اللہ نے اسلام کی حقیقت سمجھائی پس علماء حیدر آباد سے ہماری درخواست ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہ کرو۔ اور وہی بات کہو جو حق و انصاف پر مبنی ہے۔ اگر احمدیہ جماعت سے ان کو حسد و بغض ہے یا خدا کے مامور کے خلاف دشمنی کی آگ ان کے سینوں میں جل رہی ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا جواب دو گے کہ

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰی اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔

(سورۃ المائدہ) یعنی کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف سے کام نہ لو انصاف سے کام لو کیونکہ یہ بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ بھارت کی عدالتوں نے مختلف مواقع پر جب بھی غیر احمدی علماء نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی کوشش کی احمدیوں کے مسلم ہونے کا فتویٰ دیا ہے اس کی چند مثالیں ہم ذیل میں پیش کریں گے لیکن اس سے پہلے ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر غیر احمدی علماء نے بھارت کی حکومت سے التجا کرنی ہے کہ وہ ہمیں غیر مسلم قرار دے تو یہ بات یہاں کی حکومت سے ممکن نہیں ہے کیونکہ قانون حکومت ہند کو اس کی اجازت نہیں دیتا اور جیسا کہ ہم نے عرض کیا بھارت کی تمام عدالتوں نے اس آئین ہند کی روشنی میں یہ فیصلے کئے ہیں۔ دوسرے بفرض محال بھارت میں بھی پاکستان کی طرح ایسی انارکی پھیل گئی کہ آئین ہند میں ترمیم کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو پھر اس کے بعد ہر فرقے کو لائن میں کھڑے ہو جانا چاہئے معاً بعد دیوبندیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی وبا پھیلے گی کیونکہ بریلوی حضرات تو دیوبندیوں کے کفر کو احمدیوں سے بھی بدتر قرار دیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر شیعوں کی باری آئے گی پھر ہر فرقہ کا مولوی دوسرے فرقے کے لوگوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کیلئے کوششیں کرتا رہے گا اور اس طرح انتہا پسند ہندو تنظیموں کا راستہ ہموار ہو جائے گا اور آسانی سے انہیں ان کا وہ نشانہ مل جائے گا جو وہ کہتے ہیں کہ تمام مسلمان ہمارے ہی بچھڑے ہوئے بھائی ہیں ان سب کو ہندو ہو جانا چاہئے اور فخر سے کہنا چاہئے کہ ہم ہندو ہیں۔ خدا جانے یہ مولوی حضرات کہیں انتہا پسند ہندو تنظیموں کے ہندوتو کے ٹارگٹ کو پورا کرانے کیلئے ان کے آلہ کار تو نہیں بن گئے ہیں۔ خیر آپ اس تعلق میں گہرائی سے سوچتے رہیں اور ہم ہندوستان کی عدالتوں کے وہ فیصلے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن میں انہوں نے احمدیوں کے آئین ہند کی رو سے مسلمان ہونے کے فیصلے کئے ہیں یہ فیصلے لکھنے سے قبل ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے مسلمان ہونے کیلئے کسی عدالت یا کسی پارلیمنٹ کے فیصلہ کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے کیونکہ مذہب کا تعلق انسان کے اپنے دل سے ہے عدالتیں اور پارلیمنٹ اگر کسی کے خلاف فیصلے کر بھی دیں جیسا کہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے احمدیوں کے غیر مسلم ہونے کے متعلق فیصلہ دیا تو ایسے فیصلوں کی کوئی حقیقت اور وقعت نہیں ہے۔ اور ایسے فیصلے درحقیقت قرآن و حدیث کی توہین کے مترادف ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسے شخص کے اسلام کو بھی تسلیم فرما لیا تھا جو کہ بقول ایک صحابی کے تلوار کے ڈر سے اسلام قبول کر رہا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا کہ وہ ڈر سے اسلام قبول کر رہا ہے۔ پھر فرمایا تھا کہ جب قیامت کے دن اس کا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تیرے مقابل پر کھڑا ہوگا تو تو اس کا کیا جواب دیگا۔ یہی ہم حیدر آباد کے مولویوں سے پوچھتے ہیں کہ جب قیامت کے روز لا اله الا الله محمد رسول الله ہمارے مسلمان ہونے کی گواہی دے گا اور احمدیوں کو کافر قرار دیکر تم بموجب فرمان نبوی کافروں کی صف میں ہوگے تو اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔

بہرحال ہم اب ہندوستان کی عدالتوں کے فیصلے لکھتے ہیں جو غیر احمدیوں نے احمدیوں کے خلاف مختلف عدالتوں میں دائر کئے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں!

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب ''تحدیث نعمت'' صفحہ ۱۹۴ میں تحریر فرماتے ہیں:

''جماعت احمدیہ کے افراد کے متعلق ارتداد کا سوال کئی بار عدالتوں میں آیا ہے غالباً پہلی بار یہ سوال سیالکوٹ میں چھاؤنی کی جامع مسجد کی تولیت اور امامت کے سلسلہ میں عدالت کے روبرو آیا تھا مولوی مبارک علی صاحب کے سلسلہ احمدیہ میں بیعت ہونے پر چھاؤنی کے مسلمانوں کی طرف سے انہیں جامع مسجد کی تولیت اور امامت سے علیحدہ کرنے کیلئے دیوانی عدالت میں چارہ جوئی کی گئی اس وقت سیالکوٹ میں کوئی احمدی وکیل نہیں تھا والد صاحب ابھی سلسلہ احمدیہ میں بیعت نہیں ہوئے تھے مولوی مبارک علی صاحب کی طرف سے والد صاحب کو وکیل کیا گیا عدالت ابتدائی میں جج لالہ دھنپت رائے صاحب تھے انہوں نے قرار دیا کہ جماعت احمدیہ کے افراد مسلمان ہیں اور دعویٰ خارج کر دیا مدعیان نے ڈویژنل جج کی عدالت میں اپیل دائر کی ڈویژنل جج مسٹر چیوس نے جو بعد میں چیف کورٹ کے جج ہوئے انہوں نے عدالت ابتدائی کا فیصلہ بحال رکھا اور اپیل خارج کی مدعیان نے اس فیصلہ کے خلاف چیف کورٹ میں اپیل کی۔ چیف کورٹ نے قرار دیا کہ دعویٰ چونکہ مولوی مبارک علی صاحب کے سلسلہ احمدیہ میں بیعت ہونے کے چھ سال کے اندر دائر نہ کیا گیا اس لئے زائد المیعاد ہے اور اس بناء پر اپیل خارج کر دی چونکہ چیف کورٹ نے مدعا علیہ کے عقائد کی نسبت کوئی فیصلہ نہ دیا اس لئے چیف کورٹ کا یہ فیصلہ اصل بنائے تنازعہ پر نظر نہ ہوا''۔

اسی طرح سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں ۱۹۱۶ء میں پٹنہ کی عدالت نے احمدیوں کے مسلمان ہونے کے بارے میں فیصلہ سنایا۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ مونگھیر بہار کے احمدیوں نے سب جج مونگھیر کی عدالت میں غیر احمدیوں کے نام یہ درخواست کی کہ وہ احمدیوں کے مساجد میں نماز پڑھنے میں مزاحم نہ ہوں غیر احمدیوں کی طرف سے کہا گیا کہ احمدی کافر ہیں اس لئے انہیں مسجدوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی سب جج اور ڈسٹرکٹ جج نے دعویٰ خارج کر دیا اور فیصلہ دیا کہ احمدی مسلمان ہیں دیکھو: Hakim Khalil v/s Israfil Indian Cases xxxvii p.302

پھر ۱۹۲۲ء میں کیرالہ میں کٹر ملاؤں کے غیر اسلامی فتوے پر ایک احمدی ہونے والے شخص کی بیوی کا نکاح دوسری جگہ پڑھا دیا گیا خاوند نے فوجداری عدالت میں مقدمہ دائر کیا استغاثے کی سماعت سیشن جج نے کی جو مدراسی براہمن تھے انہوں نے مدراس کے قاضی کے فتویٰ سے مرعوب ہوکر خاوند کے خلاف فیصلہ دیا اس پر مدراسی ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دی گئی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مقدمہ کی پیروی فرمائی۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ احمدیہ جماعت اسلام ہی کا ایک اصلاح شدہ فرقہ ہے جو قرآن کریم کو اپنی الہامی کتاب مانتا ہے۔ (الفضل ۴؍مئی ۱۹۲۲ء صفحہ اول)

Narantakath v/s parakkal (1922) I.L.R.C 1922-45 Madras P.986

متحدہ ہندوستان میں پٹنہ ہائی کورٹ اور مدراس ہائی کورٹ کے ان فیصلہ جات کی روشنی میں ہی احمدیوں کے جملہ فیصلے مسلم پرسنل لاء کے مطابق ہوتے رہے اور آج تک ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی ۱۹۷۴ء میں آئین میں تبدیلی سے قبل تک پاکستان کی عدالتیں سابقہ فیصلہ جات پر قائم رہیں یہاں تک کہ ۱۹۵۲ء میں بھی پاکستان کی عدالت نے احمدیوں کے عقائد کی روشنی میں احمدیوں کے مسلمان ہونے کا فیصلہ دیا تھا۔ ان فیصلہ جات کو ایک مرتبہ پھر ملاحظہ فرمائیے۔ سندھ ہائی کورٹ نے اپنے ٦؍اکتوبر ۱۹۵۰ء کے فیصلہ میں لکھا:

''یہ ایک حقیقت ہے اور محمدی قانون کے عین مطابق ہے کہ کوئی عدالت کسی کے مذہبی عقیدہ کی پیمائش نہیں کر سکتی۔ عدالت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ کوئی کہے کہ وہ سنی مسلمان ہے عدالت کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ یہ جاننے کی کوشش کرے کہ اس آدمی کے ذہن میں کیا ہے'' (بحوالہ رسالہ فرق لاہور ۲۲۔۱۵ جنوری ۹٦ء)

پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات کے بعد منیر انکوائری کمیشن نے اپنے فیصلہ میں لکھا۔

''عدالت کا یہ کام نہیں کہ وہ فیصلہ کرے کہ احمدی دائرہ اسلام میں ہیں یا نہیں۔ یہ ایک انتہائی مشکل بلکہ ناممکن سا کام ہے کیونکہ علماء میں سے کوئی مولوی مسلم کی ایک تعریف پر متفق نہیں۔ عدالت مزید اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مذہب کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔

آئندہ ہم انشاء اللہ حیدر آباد کے علماء کی قرارداد کے اس پہلو پر کسی قدر گفتگو کریں گے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اسلئے وہ اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کر سکتے اور نہ ہی مسلمانوں کی طرح اپنی مساجد کو مساجد کہنے کا ان کو اختیار ہے۔ انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں۔ (......باقی......)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

رزّاق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کی طرف توجہ دینا جہاں تمہارے روحانی رزق اور آخرت میں رزق میں اضافے کا باعث بنے گا وہاں تمہارے اس دنیا کے مادی رزق بھی اس سے مہیّا ہوں گے۔

دنیاوی ذریعوں کو اپنے رزق کا انحصار نہ سمجھو۔رزق دینا اور روکنا اللہ تعالیٰ پر منحصر ھے۔

آنحضرت ﷺ کا نور دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے۔ پس اب دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے یہی رزق اتارا ہے جس سے روحانی اور مادی بھوک ختم ہوتی ہے یا ہو سکتی ہے اور ہونی ہے۔

روحانی رزق کا جو بہترین حصہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اُتارا ہے عبادت اور خاص طور پر نمازیں ہیں۔

خدا اور اس کے رسول کی حکومت قائم کرنے اور خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور پھر جو اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے ساتھ رزق کا ذکر فرمایا ہے تو اس کی اہمیت بھی اس زمانے میں بہت زیادہ ہے۔

پس اپنے نیک انجام اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث ہونے کے لئے قیامِ نماز کی ضرورت ہے اور رزق حلال کی ضرورت ہے۔

(لفظ رزّاق کے مختلف لغوی معانی کا بیان اور اللہ تعالیٰ کی صفت رزّاق کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 6رجون 2008ء بمطابق 6راحسان 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رزّاق ہے۔مختلف اہل لغت نے اس صفت کے جو معنی کئے ہیں، وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

علامہ جمال الدین محمد کی لغت لسان العرب ہے، وہ اَلرَّازِق وَالرَّزَّاق کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کیونکہ وہی تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے اور وہی ہے جو مخلوقات کو ظاہری اور باطنی رزق عطا کرتا ہے۔

اَقْرَبُ الْمَوَارِد ایک لغت کی کتاب ہے، اس میں بھی اَلرَّزَّاق کے تحت لکھا ہے کہ لفظ رَزَّاق صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے، غیر اللہ کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔

اسی طرح مفردات امام راغب میں یہ لکھا ہے کہ رزّاق صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔ امام راغب عموماً قرآنی آیات کی روشنی میں اپنی لغت کی بنیاد رکھتے ہیں، اسی بنیاد پر معنی بیان کرتے ہیں۔ بہرحال بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رَزّاق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟ مختلف اہل لغت نے کیا معنی کئے ہیں۔ عموماً ہم یہ لفظ استعمال کرتے ہیں، ہماری زبان میں استعمال ہوتا ہے، اُردو میں بھی، پنجابی میں بھی، لیکن بڑے محدود معنوں کے لحاظ سے جبکہ اس کے معنوں میں بڑی وسعت ہے۔

لفظ رزق کے تحت امام راغب نے اس کے تین معنی بیان کئے ہیں، ایک یہ کہ رزق مسلسل ملنے والی عطا کو کہتے ہیں خواہ وہ دنیا کی عطا ہو یا آخرت کی عطا ہو۔ دوسرے یہ کہ کبھی ''حصہ'' کے لئے ''رزق'' استعمال ہوتا ہے۔ حصہ میں اچھائی بھی ہو سکتی ہے اور برائی بھی ہو سکتی ہے۔ تیسرے یہ کہ کبھی خوراک کو بھی رزق کہتے ہیں جو پیٹ میں جاتی ہے اور غذا کا کام دیتی ہے۔

پھر لسان العرب کے مطابق ہر اس چیز کو رزق کہتے ہیں جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔ اس کا مطلب عطا کرنا بھی ہے۔ بارش کو بھی رزق کہتے ہیں۔

اَقْرَبُ الْمَوَارِد کے مطابق ہر وہ چیز جس سے فائدہ اٹھایا جائے وہ رزق ہے، تنخواہیں وغیرہ یہ سب رزق میں آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مختلف آیات میں رزق کا جو لفظ استعمال کیا ہے، وہ چند آیات پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ ہود میں فرماتا ہے کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا۔ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (سورۃ ھود:7) کہ زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر اس کا رزق اللہ پر ہے اور وہ اس کا عارضی ٹھکانہ بھی جانتا ہے اور مستقل ٹھہرنے کی جگہ بھی۔ ہر چیز ایک کھلی کھلی کتاب میں ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے زوردار طریقہ سے یہ اعلان فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اس دنیا میں موجود ہر جاندار کو رزق مہیا کرتا ہے۔ ہر چرند پرند بلکہ کیڑے مکوڑے اور ایسے چھوٹے کیڑے بھی جنہیں کھانے کی حاجت ہے اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انہیں خوراک مہیا کرتا ہے۔ زمین میں ہزاروں لاکھوں قسم کے کیڑے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے اس زمین کے اندر سے خوراک مہیا کر دی ہے۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت، اس کا رزق مہیا کرنا کہ ایسے بھی کیڑے ہیں جن کا گو کہ تحقیق سے پتہ چل گیا ہے، اللہ تعالیٰ جنہیں رزق مہیا کرتا ہے، خوراک مہیا کرتا ہے اور کئی ایسے ہیں جن کے بارہ میں ابھی انسان اندھیرے میں ہے کہ کس طرح انہیں خدا تعالیٰ رزق مہیا کرتا ہے۔

پھر انسان فصلیں اگاتا ہے۔ مختلف قسم کی فصلیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ ان کا اگر ایک حصہ انسان اپنی خوراک کے لئے استعمال کرتا ہے تو دوسرا حصہ دوسرے جانوروں کے کام آ جاتا ہے۔ غرض کہ ہر ایک کو رزق مہیا کرنے والا خدا ہے۔ اور صرف مادی رزق نہیں جو اس مادی زندگی کے لئے ضروری ہے بلکہ جیسا کہ لغت میں ہم نے دیکھا ہر قسم کی عطا چاہے وہ دنیا کی ہو یا آخرت کی، رزق کہلاتا ہے اور آخرت کا رزق صرف انسان کے لئے ہے جو اشرف المخلوقات ہے۔ اور آخرت کے رزق کی بنیاد روحانیت ہے اور نیک اعمال کرنا اور نیک اعمال کی وجہ سے نیک جزا اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی اس کو ملتی ہے، جس کی انتہا آخرت میں جا کر ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے، اس آخرت کے رزق کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں سامان بہم پہنچائے ہیں۔ وہ رزق بھی اللہ تعالیٰ یہاں مہیا فرماتا ہے جو روحانی نشوونما کا باعث بنے۔ اس کے لئے انبیاء آتے ہیں، آتے رہے تا کہ وہ روحانی رزق بھی مخلوق کو دیتے رہیں اور آخر میں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ایسا بہتر روحانی رزق ہمیں

عطا فرمایا جو ہمیشہ کے لئے ہے۔ نہ اس کے باسی ہونے کا خطرہ ہے اور نہ ختم ہونے کا خطرہ ہے۔

اس آیت میں رزق کے بارے میں بیان کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ عبادت اور نیک اعمال کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور واضح کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی تمہارا لوٹنا ہے۔ جہاں اس دنیا میں جو بہترین روحانی رزق حاصل کرنے والے تھے، وہ لوگ اس کے اَور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں گے جنہوں نے نیک اعمال بجالائے ہوں گے۔ مادی رزق اور تمام جانداروں کی مثال دینے کا مطلب یہ ہے کہ مادی رزق پر غور کرنے والا جب اس بات کے ماننے پر مجبور ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اصل رازق ہے۔ اور اس عارضی زندگی کے لئے جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اس قدر مہربان ہے تو جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس کے لئے رزق کیوں مہیا نہیں کرے گا۔

پس اللہ کی عبادت اور نیک اعمال بھی ایسا ہی رزق ہیں جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے ضروری ہیں اور انسان کو جو اشرف المخلوقات ہے اور مخلوق میں صرف اسی کے ساتھ دائمی اور آخری زندگی کا وعدہ ہے تو اسے اپنی روحانیت کی طرف اس وجہ سے توجہ دینی چاہئے۔

ایک مومن کے لئے قرآن کریم نے کھول کر رزق کے حصول کے ذریعے بتائے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ رزق معیار کے لحاظ سے بھی اور مقدار کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں بھیجا ہے اور انسانوں کو قرآن کریم نے مختلف جگہوں پر اس طرف توجہ دلائی کہ تمہارے لئے روحانی رزق اُتارا گیا ہے اس کی قدر کرو کیونکہ یہ ناقدری جب حد سے بڑھتی ہے تو پھر بعض دفعہ اس دنیا میں ہی انسان مادی رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا قَرْیَۃً کَانَتْ اٰمِنَۃً مُّطْمَئِنَّۃً یَّاْتِیْھَا رِزْقُھَا رَغَدًا مِّنْ کُلِّ مَکَانٍ فَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ فَاَذَاقَھَا اللّٰہُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ(النحل:113) اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُر امن اور مطمئن تھی۔ اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا۔ پھر اس کے مکینوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا اُن کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اب یہ جو مثال جو دی گئی ہے، یہ مکّہ کی مثال ہے۔ باوجود اس کے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام کی دعائیں ہی رزق مہیا کرنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے باوجود جو اللہ تعالیٰ نے کئے تھے آنحضرت ﷺ کے انکار کی وجہ سے ان پر بھوک اور سختی کے دن آئے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ بھوک سے بے چین ہوگئے۔ جب تک آنحضرت ﷺ ان میں رہے اُن کی یہ حالت نہ ہوئی۔ ہر طرف سے رزق مکّہ میں آتا تھا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد ایک دفعہ مکّہ میں ایسا قحط پڑا کہ سب کو زندگی کے لالے پڑ گئے اور ابوسفیان جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کا جانی دشمن تھا آنحضرت ﷺ کے پاس مدینہ میں آیا اور بڑی لجاجت سے درخواست کی کہ خدا کے حضور دعا کریں کہ ہماری بھوک اور افلاس اور خوف اور قحط کی حالت کو اللہ تعالیٰ ختم کر دے۔ کہنے لگا کہ کیا آپ اپنے بھائیوں کی دل میں ہمدردی نہیں رکھتے کہ انہیں اس طرح خوف اور بھوک کی حالت میں مرجانے دیں گے! آنحضرت ﷺ تو محسنِ انسانیت تھے۔ آپ تو محبت اور ہمدردی کے پیکر تھے۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ تم ہمارے دشمن ہو، تم نے مسلمانوں کو جس بے دردی سے ظلم کا نشانہ بنایا ہے تم اس بات کے سزاوار ہو کہ تمہارے سے یہ سلوک کیا جائے بلکہ آپؐ کا نرم دل فوراً اہل مکّہ کے لئے ہمدردی کے جذبات سے مغلوب ہوگیا اور آپؐ نے ان کے قحط کے حالات ختم ہونے کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وہ حالات ختم ہوئے۔ تو دشمن یہ جانتا تھا کہ آپؐ سچے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے پاس آنا اور دعا کی درخواست کرنا۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ جس روحانی رزق کو مہیا کرنے کے آپ دعویدار ہیں مادی رزق بھی اُسی خدا سے وابستہ ہے جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ لیکن پھر بھی مخالفت سے باز نہیں آئے اور بعد میں اپنی مخالفت میں بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مکّہ کے سامان پیدا فرمائے اور سب زیر نگیں ہوگئے۔

اس زمانے میں بھی رزق کی کمی تھی۔ آج بھی یہ دنیا کو سوچنا چاہئے کہ آج کل بھی خوراک کی کمی اور مہنگائی کا شور ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر یہ حالات پرانے زمانے میں ہو سکتے تھے تو اب نہیں ہو سکتے؟ کیا یہ روحانی رزق کی طرف تو عدم توجہ نہیں؟ جس کی وجہ سے یہ حالات ہیں۔ امریکہ میں بھی جو اس وقت دنیا کی سب سے بڑی طاقت سمجھا جاتا ہے، معاشی لحاظ سے مضبوط سمجھا جاتا ہے اپنی خوراک کی کمی اور معاشی گراوٹ کا شور پڑ گیا ہے۔ وہ ان حالات میں اس کو بہتر نہیں کر سکا۔ وہاں بھی مہنگائی کا شور مچا ہوا ہے۔ باوجود اس کے کہ ایسی مختلف قسم کی نئی نئی فصلیں آ گئی ہیں جو کھانے والی خوراک کی فصلیں ہیں جو آج سے پچاس سال پہلے کی نسبت دس سے بیس گنا زیادہ پیداوار دیتی ہیں۔ پھر بھی امریکہ سمیت آج کل دنیا میں ہر طرف اس کی کمی کا شور ہے۔ چاول کی کمی کا رونا رویا جا رہا ہے۔ دوسری چیزوں کی مہنگائی کا رونا رویا جا رہا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے پانی نہ برسے تو فصلیں بھی نہیں ہو سکتیں اور جب دنیا اللہ تعالیٰ سے دور ہٹ جائے بلکہ بغاوت پر آمادہ ہو جائے تو یہ جھٹکے لگتے ہیں۔

ایک مسلمان کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کھول کر بیان کر دیا ہے کہ رزّاق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کی طرف توجہ دینا جہاں تمہارے روحانی رزق اور آخرت کے رزق میں اضافے کا باعث بنے گا، وہاں تمہارے اس دنیا کے مادی رزق بھی اس سے مہیا ہوں گے۔ پس مسلمانوں کو تو دوسروں سے بڑھ کر اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں اور غور کرنا چاہئے۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے رزاق ہونے کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے کہ وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّۃٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَھَا۔ اَللّٰہُ یَرْزُقُھَا وَاِیَّاکُمْ ۔ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ(العنکبوت:61) اور کتنے زمین پر چلنے والے جاندار ہیں جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے پھرتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انہیں رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی۔ اور وہ خوب سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

یہاں پھر اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ نیک اعمال کرنے والوں اور دین پر قائم رہنے والوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو بھی حالات ہو جائیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہتے ہوئے اُن احکامات پر عمل کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ یہ خوف نہ رکھو کہ اگر ہم نے دنیاداروں کی بات نہ مانی، اگر بڑے لوگوں یا بڑی حکومتوں کی پیروی نہ کی تو ہمارے رزق کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اس لئے مومن کا کام یہ ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھے۔ مومن کا کام یہ نہیں کہ کسی بھی موقع پر کمزوری دکھائے۔ اس خوف میں رہے کہ ان لوگوں کی جن سے میرا رزق وابستہ ہے اگر ہاں میں ہاں نہیں ملاؤں گا تو اپنی نوکری سے، اپنے رزق سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔ یا قومی سطح پر اگر لیں تو یہ خوف کسی مسلمان حکومت کو دامنگیر نہ ہو کہ ہماری تجارتیں کیونکہ اب فلاں ملک سے وابستہ ہیں یا ہمارے مختلف مفادات فلاں ملک سے وابستہ ہیں، اس لئے مسلمان، مسلمان حکومتوں کو دوسروں کی خاطر دھوکہ دیں جو آج کل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا واضح فرماتا ہے کہ دین کی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ تو انفرادی طور پر اور نہ ہی ملکی سطح پر، مومنین کو کسی دوسرے کے زیر اثر نہیں آنا چاہئے۔ یہ خوف نہیں رکھنا کہ ہمارا رزق اُس جگہ سے یا اُس ملک سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو، ایمان والوں کو، مومنین کو، غیرت رکھنے والوں کو رزق مہیا کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی دوسری مخلوق کے لئے رزق مہیا کر سکتا ہے تو مومنوں کے لئے کیوں نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جس نے سورج اور چاند کو اپنی مخلوق کی خدمت پر لگایا ہوا ہے، کیا اس میں اتنی طاقت نہیں کہ اپنے خالص بندوں کے لئے رزق کے سامان مہیا فرما سکے۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ(الزمر:63) یعنی کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ پس دنیاوی ذریعوں پر اپنے رزق کا انحصار نہ سمجھو۔ رزق دینا اور روکنا اللہ تعالیٰ پر منحصر ہے۔ جو انسان دنیاوی ذریعوں پر انحصار کرتا ہے اس کا حال تو آج کی دنیا دیکھ رہی ہے۔ ان امیر ملکوں میں رہنے والوں میں بھی رزق کی تنگی کا شور مچنا شروع ہو گیا ہے۔ اگر کوئی بھی بڑے سے بڑا اور امیر ملک ہی رزّاق ہو تو پھر آج ان ملکوں میں رزق کی تنگی کی چیخ وپکار کیوں ہوگی۔ پس ایک مومن کو چاہئے کہ ہمیشہ اس طرف نظر رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کیا ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر توجہ دیتا رہے، اس کی عبادت کرتا رہے اور اس کے روحانی رزق سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرتا رہے تو پھر اسے کوئی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی دنیاوی ضرورتیں بھی پوری کرتا رہتا ہے اور قناعت بھی پیدا کرتا ہے۔ پس جو حقیقی رازق ہے اس کی طرف ہمیشہ ایک مومن بندے کی نظر رہنی چاہئے نہ کہ انسانوں کی طرف۔

اس زمانے میں تو خاص طور پر خدا تعالیٰ کی صفات کا ادراک بندوں کو ہونا چاہئے کیونکہ یہ زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس میں ہی حقیقی ربّ کی پناہ میں آنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ حقیقی مالک کی پناہ میں آنے کی دعا سکھائی گئی ہے اور حقیقی معبود کی پناہ میں آنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ کیونکہ وسیع رابطوں اور ایک دوسرے پر انحصار اور کم سے کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانے اور اپنے تمام تر ساز وسامان اور طاقتوں کے اظہار کے ساتھ پہنچنے کی وجہ سے غریب قومیں اور غریب لوگ امیر قوموں اور امیر لوگوں کو ہی اپنا سب کچھ سمجھتے ہیں۔ یا سمجھنے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے اور مومن بھی اس کی لپیٹ میں آ سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں ربّ ہوں۔ کوئی دنیا کا انسان یا مُلک تمہارا ربّ نہیں۔ مَیں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں اور مَیں ہی تمہیں یہ مادی رزق بھی مہیا کرتا ہوں۔ پس اس کے حاصل کرنے کے لئے مَیں جو معبود حقیقی ہوں میری پناہ میں آؤ اور اس کے صحیح فہم وادراک کے لئے میرے بھیجے ہوئے روحانی پانی سے فیض پانے والے روحانی رزق کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس کو حاصل کرنے والے بنو۔ یہی چیز تمہیں دنیا اور آخرت کی نعماء کا حقدار بنائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو مَیں بھوکا مر جاتا۔ یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا برا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائیداد یا اَور اَور اسباب واحباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے بکلّی دور جا پڑے۔ یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ (الذّٰریٰت:23) اور فرمایا وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ(الطلاق: 4) اور فرمایا مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق:3-4) اور فرمایا وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ(الاعراف: 197)‘‘۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف اس قسم کی آیتوں سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکل کرتا ہے تو گویا خدا تعالیٰ کی ان صفات کا انکار کرتا ہے اور ان اسباب کو ان صفات سے حصہ دیتا ہے اور ایک اَور خدا اپنے لئے ان اسباب کا تجویز کرتا ہے۔ چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے۔ اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے۔ جو لوگ حکّام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں اُن کے دل میں اُن کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔ وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتے ہیں کہ ساری عزتیں، سارے آرام اور حاجات براری کا متکفل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدّوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے۔ اس لئے مقدم ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اسی توحید سے ایک محبت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع ونقصان اسی کے ہاتھ میں ہے‘‘۔ یعنی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ’’محسن حقیقی وہی ہے۔ ذرّہ ذرّہ اسی سے ہے۔ کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا۔ جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کرلے تو وہ مُوحّد کہلاتا ہے۔ غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 57-58 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یعنی ظاہری اسباب بھی ہوں لیکن توکل اللہ تعالیٰ پہ ہو۔ رزّاق اللہ تعالیٰ کی ذات کو سمجھا جائے۔ یہ بنیادی چیز ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (الجاثیہ:6) اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور اس بات میں کہ اللہ آسمان سے رزق اتارتا ہے۔ پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور ہواؤں کے رخ پلٹ پلٹ کر چلانے میں عقل کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشانات ہیں۔

اس آیت میں مسلمانوں کے لئے خصوصاً یہ پیغام ہے کیونکہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ قرآن کریم پر ایمان لائے ہیں کہ جس طرح ہم روز رات اور دن کے آنے کو دیکھتے ہیں۔ جو کام اور ترقی ہم دیکھتے ہیں دن کی روشنی میں ہوتی ہے وہ رات میں نہیں ہوتی اور اسی طرح روحانی دنیا میں بھی رات اور دن کا دَور آتا رہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے پہلے ایک ظلمات کا دور تھا، اندھیرے کا دور تھا جس کو آپؐ نے آکر روشن کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے آخری شریعت پا کر یہ اعلان فرمایا کہ اب یہ روشن کتاب اور کامل شریعت تا قیامت دلوں کی روشنی کا باعث بنے گی۔ لیکن ساتھ ہی آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بھی الٰہی تقدیر ہے کہ میرے بعد ایک دَور ظلمت کا آئے گا لیکن اس ظلمت اور اندھیروں کے دَور میں بھی اس کامل شریعت کی روشنی مختلف جگہوں پر لیمپ اور دیوں کی صورت میں جلتی رہے گی۔ ایسے لوگ ہوں گے جو روشنی بکھیرتے رہیں گے۔ اور پھر اس ظلمت کے دَور سے آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق مسیح محمدی کے آنے سے پھر تمام دنیا کا روشن ہونا تھا۔ اس کے بعد پھر وہ رزق اترنا تھا جس نے مُردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے پھر وہ پانی آیا جس نے مُردہ زمین کو زندہ کیا اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آپؑ وہ نور لائے جس سے دن دوبارہ روشن ہوا، تاریکیاں دور ہوئیں۔ ایک شعر میں اس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔ کہ ؎

مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

پس اب یہ نور اور یہ پانی آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ اس سے فیض پانا جہاں ہر مسلمان کا فرض ہے، اس پر عمل کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور اتنا ہی فرض ہے جتنا آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا کیونکہ آپ نے اس آنے والے مہدی ومسیح کو اپنا سلام پہنچانے کا حکم فرمایا تھا۔

یہاں ایک بات اور بھی جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھا ہے کہ اہل لغت نے بارش کو بھی رزق کہا ہے اور اس کی تائید میں یہی سورۃ جاثیہ کی جو آیت مَیں نے پڑھی ہے وہ پیش کرتے ہیں تو بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں یہ پانی اتارا ہے جس کے بعد لمبی زندگی اور روشنی ہے۔ رزق کے ذرائع ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا نور دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو مبعوث فرمایا ہے۔ پس اب دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے یہی رزق اتارا ہے جس سے روحانی اور مادی بھوک ختم ہوتی ہے یا ہو سکتی ہے اور ہونی ہے۔ اس کے لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ دنیا تک پھیلائیں اور پہنچائیں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رِزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا۔ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ (سورۃ ق:12) کہ بندوں کے لئے رزق کے طور پر اور ہم نے اس یعنی بارش کے ذریعہ ایک مردہ علاقے کو زندہ کر دیا اسی طرح خروج ہوگا۔

یہاں بارش کی مثال دی گئی ہے کہ جس طرح بارش کے آنے سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ ہر طرف سبزہ نظر آنے لگتا ہے بلکہ بعض دفعہ بظاہر ریگستان نظر آنے والے علاقے اس طرح سرسبز ہو جاتے ہیں کہ لگتا ہی نہیں کہ یہ وہی بنجر علاقے ہیں۔ پاکستان میں بھی سندھ میں تھر کا علاقہ ہے۔ وہاں خشک موسم میں ریت اڑتی ہے اور اگر بارشیں ہو جائیں تو وہی ریت کے ٹیلے سرسبز پہاڑ نظر آرہے ہوتے ہیں۔ اچانک ایسی تبدیل ہوتی ہے، حیرت ہوتی ہے انہیں دیکھ کے کہ یہ سرسبزی اس زمین سے کس طرح پیدا ہو سکتی تھی۔ وہی علاقے جہاں لوگوں کی فاقوں تک نوبت پہنچی ہوتی ہے بارش ہوتے ہی ان کی فصلیں لہلہا رہی ہوتی ہیں اور ان کے رزق کی فراخی ہو جاتی ہے۔ اب ہر عقل والا انسان جب سوچتا ہے، چاہے وہ کسی مذہب کا ہو تو اس کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تعریف ہی نکلتی ہے، سبحان اللہ نکلتا ہے۔ گو ان الفاظ میں نہ سہی۔ اس کے رزّاق ہونے کی صفت پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے۔ اگر مومن ہے تو اور بھی زیادہ اس کا ادراک پیدا ہوتا ہے تو کیا یہ زمین جو باوجود خشکی کے ان جڑی بوٹیوں کے بیجوں کو اپنے اندر سمیٹ کے رکھتی ہے اور وقت آنے پر وہ بوٹیاں باہر نکلتی ہیں، یہ کسی بڑے آدمی یا حکومت نے محفوظ رکھا ہوتا ہے؟ کیا بارش برسانا کسی بھی بڑی حکومت کا کام ہے؟ پس یہ تمام چیزیں ایک مومن کے لئے غور کرنے والی ہیں کہ یہ تمام رزق خدا ہی مہیا فرماتا ہے۔ وقتی طور پر ہر ایک اور ہر مذہب والا یہی کہتا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا نے رزق مہیا فرمایا ہے لیکن بعد میں بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو یاد کروا رہا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ مردہ زمین سے زندگی نکالتا ہے اسی طرح انسان کے اس دنیا سے جانے کے بعد پھر اسے زندہ کرے گا۔ آخرت کی طرف توجہ بھی رکھنا جہاں حساب کتاب بھی ہوگا، حد سے بڑھی ہوئی حرکتوں اور نبیوں کے انکار اور ان کی جماعت پر ظلموں کی وجہ سے باز پرس بھی ہوگی۔ پس اگر آخرت میں اچھے رزق کی خواہش رکھتے ہو، مسلمان کہلاتے ہوئے یہ خواہش رکھتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں، ہمیں اچھا رزق ملے، بعد میں ہمارے ساتھ نرم سلوک ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اس دنیا میں بھی نیک اعمال کرو۔ کیونکہ یہی اعمال، یہی نیکیاں اور یہی کمایا ہوا رزق آخرت میں کام آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے ہمیشہ ان راہوں پر چلنے کی توفیق دے جو اس کی رضا کی راہیں ہیں اور ان لوگوں کو بھی عقل اور سمجھ دے جو حق کو نہیں پہچانتے اور اللہ تعالیٰ کے اشاروں کو نہیں سمجھتے۔ دنیا میں مختلف جگہوں پر احمدیوں پر ظلم پر کمربستہ ہیں۔

اپنی رضا کی راہوں اور نیک اعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا۔ نَحْنُ نَرْزُقُكَ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (سورۃ طٰہٰ :133) اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔

پس اس روحانی رزق کا جو بہترین حصہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اتارا ہے عبادت اور خاص طور پر نمازیں ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے۔ ہمارا کام ہے کہ اپنے گھروں میں بھی اس بارہ میں اب خاص اہتمام کریں۔ خدا اور اس کے رسولؐ کی حکومت قائم کرنے اور خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور پھر جو اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے ساتھ رزق کا ذکر فرمایا ہے تو اس کی اہمیت بھی اس زمانے میں بہت زیادہ ہے۔ یہی زمانہ ہے جس میں رزق کے لئے ایسے ایسے طریقے نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے جو بعض دفعہ جلال اور جائز نہیں ہوتے۔ ایسے کام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے خلاف ہیں۔ پس اپنے نیک انجام اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث ہونے کے لئے قیام نماز کی ضرورت ہے اور رزق حلال کی ضرورت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ بلکہ نماز پر قائم رہنے والوں یعنی خالص ہو کر عبادت کرنے والوں کو رزق حلال کی طرف متوجہ رہنے کی بھی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال اٹھایا کہ ایک طرف تو چندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ مالی قربانیوں کے لئے کہا جاتا ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ تم سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے تو اس کا کیا جواب ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ چندہ جو لیا ہے وہ بھی اس نیکی کی وجہ سے کئی گنا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوٹانے کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنا بڑھا کر دیتا ہے کہ جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پس خدا تعالیٰ جو لیتا ہے وہ اس لئے نہیں کہ اسے ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ تمہاری اس نیکی کی وجہ سے کئی گنا بڑھا کر وہ تمہیں واپس کرے اور کیونکہ یہ سب عمل تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے تقویٰ کے حصول کے لئے کئے جاتے ہیں اس لئے اس کا انجام اس دنیا میں بھی نیک ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اس کی جنت کے وارث بننے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلاتے ہوئے ہمارے ہر عمل کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نیک انجام کے حاصل کرنے والا بنائے اور اپنے بہترین رزق سے ہر آن ہمیں نوازتا رہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

علمائے دیوبند کے جھانسے میں نہ آئیں یہ مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں

(محمد عظمت اللہ قریشی سیکرٹری دعوت الیٰ اللہ بنگلور)

گزشتہ 27 مئی 2008ء کو صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی جشن تشکر مقامی احمدی جماعت نے منایا اور مورخہ 8 جون 2008ء کو ٹاؤن ہال سٹی میں بڑے ہی اہتمام کے ساتھ جشن تشکر منایا۔ اس پر علمائے دیوبند نے مخالفت کی انتہاء کردی۔ ہر گلی کوچے چوراہے پر بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کرڈالے۔ لشکر کی ہری مسجد ٹیانڈی روڈ، شاہ ولی اللہ مسجد۔ ٹیانک گارڈن کی مسجد عتیق وغیرہ میں مخالف جماعت احمدیہ کے جلسے ہوئے، خطیب حضرات نے اپنے جمعہ کے خطبوں میں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں خطبہ پڑھا۔ نام تو جلسوں کا تحفظ ختم نبوت رکھا ہے مگر حضور پرنور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے نام پر ان پاک مبارک جلسوں میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کی پاک سیرت پر گستاخی کے مرتکب ہوئے۔ غلیظ گالیاں دیں ایسی گالیاں کہ ایک چوڑا چمار بھی اپنے منہ سے نکالنے میں خدا کا خوف کرے۔ ایک رزیل سے رزیل شخص بھی ایسی کسی کو گالیاں نہیں دیتا ان لوگوں کو پتہ ہے کہ یہ جماعت احمدیہ ایک برگزیدہ انسان کی جماعت ہے ہماری گالیوں پر صبر کرے گی۔ پھر بانیٔ احمدیت کی مقدس ذات پر ان کے من گھڑت اور جھوٹے الزامات بھی تھے نہ شرم نہ حیا نہ رسول صلعم کی عزت وعظمت کا خیال نہ اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ڈر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

آج مسلم صحافت میں دیانت اور عدل کا فقدان ہے اور فرقہ پرستی زیادہ ہے۔ دروغ گو علماء کے جھوٹے الزامات اور کفریہ بیانات کو ایک دینی فرض سمجھ کر شائع کر دیتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جوابات کو شائع نہیں کرتے اس کا عوام پر برا اثر پڑتا ہے اور پھر ایسا ہی سلوک ہندو فرقہ پرست اخبارات کا ان کے ساتھ ہتا ہے پھر فساد کی آگ بھڑکتی ہے اور معصوموں کو تہس نہس کر دیتی ہے۔ پس جب تک مسلم صحافی دیانتداری سے انصاف کے تقاضہ پورے نہیں کرتے۔ قدرت بھی ان کو نہیں چھوڑے گا۔

ان کفرباز علماء سے کوئی اتنا تو پوچھے کہ کیا تم نے علم محض مسلمانوں کو کافر بنانے کیلئے ہی پڑھا ہے یا عالموں کا کوئی اور کام بھی ہوتا ہے۔ اسلام اور بانیٔ اسلام پر غیر مذاہب والے طرح طرح کے حملے کر رہے ہیں۔ اسلام اور مسلمان کو دنیا سے نابود کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور تم مسجدوں کو اپنے دربار بنا کر منبروں پر تخت سجا کر بیٹھے آگ پر تیل ڈالنے کی باتیں کر کے اپنی محنتوں کو رائگاں کر رہے ہو۔ خدائے پاک نے اسلام کی حفاظت ہر زمانہ میں کی اسی طرح آج بھی اس حافظ ونا صر اور حامی اسلام خدا نے اپنے مواعید کے مطابق عین ضرورت حقہ اور انتظار شدیدہ کے وقت ایک انسان کو مبعوث فرمایا۔ جو اس حلے اور لباس میں آیا جس میں سابقہ انبیاء آتے ہیں۔ مامورین مجددین اولیاء کرام ظاہر ہوتے رہے اس مقدس انسان نے اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو بچالیا۔ جس کو علمائے ظواہر جیسے اندرونی دشمن اور عیسائی اور آریہ جیسے بیرونی دشمن غرقاب کرنے میں مصروف تھے۔ علماء ظواہر کا کام مسلمانوں کو کافر بنانا اور آریوں اور عیسائیوں کا کام اس کافر بنے ہوئے مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرنا تھا۔ بڑے بڑے خاندانی سید قریش اور پٹھان آج عیسائیوں کے پرجوش مناد اور واعظ بنے پھرتے ہیں مگر کسی عالم وفاضل کی رگ حمیت نہیں پھڑکی اگر جوش آیا تو اس پاک انسان اور اس کی جماعت کے خلاف جس نے تن من دھن سے اپنوں بیگانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جان ہتھیلی پر رکھ کر مخالفین اسلام سے جہاد اکبر شروع کر رکھا ہے اور جس کا اقرار ہر مخالف وموافق کو ہے کہ آج اس برگزیدہ انسان نے اسلام کی لاج رکھ لی ہے۔

☆۔ جمعیۃ علماء کرناٹک کے صدر مفتی افتخار احمد صاحب قاسمی نے الزام لگایا ہے کہ اگر کوئی پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول نہیں مانتا تو وہ مسلمان ہی نہیں۔ اس الزام کا جواب یہ ہے

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں

☆۔ مفتی افتخار احمد قاسمی کا ایک بہتان یہ ہے کہ غلام احمد نے 1919ء میں انگریزوں کی ہدایت پر اپنے آپ کو مستقل آخری نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس لئے وہ خود اور اس کے ماننے والے اسلام سے باہر ہو گئے۔

جواب: ۔ ان صاحب کا جھوٹ دیکھیں کیسا عجیب وغریب جھوٹ ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا اور نہ ہی آپ کے وصال کا تعلق 1919ء سے ہے پس مفتی صاحب بالکل سفید جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور اس سے بھی بڑا جھوٹ حضرت مرزا صاحب کا آخری مستقل نبی قرار دینا ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایسا دعویٰ ہی نہیں ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۸۳۵ء کو ہوئی اور آپ کا دعویٰ تو صرف اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد اور پیشگوئیوں کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود اور ظلی نبوت کا تھا۔ خواہ مخواہ مفتی افتخار احمد قاسمی مرثیہ بڑھا کر جھوٹ بول رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ لعنت کرتی ایسے لوگوں پر جو بیہودہ بہتانات لگاتے ہیں۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

☆۔ پھر مفتی افتخار قاسمی صاحب کا ایک بہتان یہ بھی ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہونے کے باوجود اسلام کا نام لیکر اپنے باطل مذہب کا پرچار کر رہے ہیں:۔

جواب: اسلام سے کسی کو خارج کرنے کا حق خدا تعالیٰ رکھتا ہے یا پھر اسلام لانے والے سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم یہ حق رکھتے ہیں۔ کسی ایرے غیرے کو یہ حق حاصل نہیں نہ کسی فرقے کو یہ حق حاصل ہے نہ کسی ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ کلمہ گو مسلمان کو اسلام سے خارج کردے ایسا کرنے والا خود اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ پھر کیا مفتی صاحب یہ نہیں جانتے کہ اسلام کے دیگر فرقے مثلاً بریلوی وغیرہ دیوبندیوں کو پکا کافر، زندیق، مرتدین کا ٹولہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں" اگر ایک جلسہ میں آریہ وعیسائی اور دیوبندی، قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں تو وہاں بھی دیوبندیوں کا رد کرنا چاہئے کیونکہ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے مرتد ہو گئے اور مرتدین کی موافقت برتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے" (ملفوظات احمد رضا ۳۲۵۔۳۲۶) ایک جگہ لکھا ہے کہ دیوبندی عقیدہ والوں کی کتابیں ہندوؤں کی پوتھیوں سے بدتر ہیں ان کتابوں کو دیکھنا حرام ہے البتہ ان کتابوں کے ورقوں سے استنجا نہ کیا جائے۔ حروف کی تعظیم کی وجہ سے نہ کہ ان کتابوں کی، نیز اشرف علی کے عذاب اور کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے" (فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)

☆۔ فتویٰ فروش مفتی افتخار قاسمی نے لکھا:۔
قادیانی کفار کا عقیدہ ہے کہ کلمہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد غلام احمد قادیانی ہے۔

جواب: لعنت اللہ علی الکاذبین۔ مفتی صاحب! ہم احمدی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو ہمارے ذہنوں میں آج سے چودہ سو سال پہلے سعودی عرب کے شہر مکہ معظمہ میں ظہور فرمانے والے تمام انبیاء و رسولوں کے سردار، بادشاہ دین اسلام کو لانے والے محمد مصطفیٰ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔ ہمارا ظاہر و باطن ایک ہے۔ ہم آپ کی طرح لوگوں کو گمراہ نہیں کرتے دھوکہ نہیں دیتے کیونکہ آپ کا کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ مگر مسلمانوں کے سامنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں کیا یہ آپ کی منافقت ودھوکہ بازی نہیں کیا اسلام اور محمد رسول اللہ صلعم سے غداری نہیں۔ پس جماعت احمدیہ کا ایسا نہ کوئی کلمہ ہے نہ ہم بانی احمدیت حضرت مرزا صاحب کو کلمہ میں محمد رسول اللہ صلعم سمجھتے ہیں۔

ہمارا تو صرف یہ عقیدہ ہے کہ جس مسیح و مہدی کا آپ انتظار کر رہے ہیں وہ ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آچکے ہیں۔ پنجاب کی بستی قادیان میں باذن الٰہی آپ کا ظہور ہوا چونکہ آنے والے مسیح موعود کیلئے صحیح مسلم کی ایک حدیث میں چار مرتبہ نبی اللہ۔ نبی اللہ کے الفاظ بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے آپ کو مسیح موعود امام مہدی اور امتی نبی قرار دیا۔ اور آپ نے اپنی تشریف آوری کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ توحید باری تعالیٰ کے قیام اور ادیان باطلہ پر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ اور پھر بندہ اور خدا تعالیٰ کے تعلق میں جو کمزوری پیدا ہوگئی ہے اُسے دور کر کے مضبوطی پیدا کرنے کیلئے آئے ہیں۔ ہم تو آپ کو نبی کریم ﷺ کے غلام اور عاشق اور آپ ﷺ کی فوج کے سپہ سالار مانتے ہیں۔

مولانا پی ایم زکریا صاحب والا جاہی کا الزام:۔
انگریزوں نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے ڈر کر جہاد کے خلاف فتویٰ دینے کیلئے غلام احمد کو کھڑا کیا۔ غلام احمد کو اسرائیل اور امریکہ کی مشترکہ اولاد قرار دیتے ہوئے مولانا نے کہا کہ ملک کی جنگ آزادی کی شروعات میں مسلمانوں کو اگر توپوں کے سامنے کھڑے کیا جاتا تو انہیں جنت نظر آتی۔ انگریزوں نے اس جذبہ جہاد کو ختم کرنے کیلئے ایک ایسے شخص کو تلاش کیا جو نبوت کا دعویٰ بھی کرے اور تفریق بھی ڈالے انگریزوں نے اس شخص کی تلاش کیلئے پنجاب کا انتخاب اس لئے کیا کیونکہ پنجاب والوں میں سختی کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے یہاں سے انگریزوں کو غلام احمد کی شکل میں وہ شخص ملا جس کا استعمال انہوں نے مسلمانوں کے خلاف کیا۔
(روزنامہ سالار ۲۲ جون ۲۰۰۸ء بروز اتوار)

جواب: والا جاہی مولانا کے اس الزام کا پہلا جواب یہ ہے کہ جس کو یہ انگریزوں کے خلاف جہاد قرار دے رہے ہیں وہ ۱۸۵۷ء کا غدر تھا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی تھی اور جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ولادت باسعادت ۱۸۳۵ء کی ہے۔ اس طرح حضرت بانی جماعت احمدیہ کی عمر غدر کے وقت صرف ۲۲ برس تھی اور جماعت احمدیہ ۳۲ سال بعد مفسدہ غدر کے وجود میں آکر قائم ہوئی ہے۔ پس ۱۸۵۷ء کے مفسدہ غدر کو مقدس جہاد سے تعبیر کرنا اس مقدس اصطلاح کی شرمناک تحقیر وتذلیل ہے۔

سرسید احمد خان دہلوی بانی علیگڑھ کالج کی چشم دید شہادت:

آپ لکھتے ہیں" اس زمانے میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا ایسے خراب اور بدرویہ اور بداطوار آدمی تھے کہ بجز شراب خوری اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ دیکھنے کے کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا۔ بھلا یہ کیونکر پیشوا اور مقتداء جہاد کے گنے جاسکتے تھے۔ اس ہنگامے میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی...... پھر کیونکر یہ ہنگامہ غدر جہاد ہوسکتا تھا۔ ہاں چند بدذاتوں نے دنیا کی طمع اور اپنی منفعت اور اپنے خیالات پورا کرنے اور جاہلوں کے بہکانے کو اور اپنے ساتھ جمعیت جمع کرنے کو جہاد کا نام لے دیا۔ پھر یہ بات بھی مفسدوں کی حرمزدگیوں میں سے ایک حرمزدگی تھی نہ واقع میں جہاد"
(اسباب بغاوت ہند ص ۱۰۶ ناشر اردو اکیڈمی سندھ)

باقی صفحہ 14 پر دیکھیں

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

مسجد المھدی ، پورتونووو کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔احمدیہ مشن ہاؤس پورتونووو کا سنگ بنیاد

انفرادی و فیملی ملاقاتیں ،مسجد بیت التوحید (کوتونو) میں آمد۔ہوٹل Plais De Congress میں استقبالیہ تقریب میں مختلف سرکردہ شخصیات کے ویلکم ایڈریس اور جماعت کی خدمات انسانیت پر خراج تحسین ۔

ہم جب بھی اور جس جگہ بھی کسی کی خدمت کرتے ہیں تو اس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ خدا کی مخلوق ہے۔اس کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ جماعت کی تاریخ 120 سال پرانی ہے۔بنی نوع انسان کو خدا کے قریب لانے اور انسانیت کی خدمت کرنے کے جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ پہلے سے بڑھ کر کام ہو رہا ہے اور آئندہ بھی جاری رہے گا۔ (استقبالیہ تقریب میں حضور انور کا خطاب)

بینن (Benin) میں مختلف سرکردہ سیاسی ،مذہبی اور سماجی شخصیات سے حضور انور کی ملاقاتیں۔

بینن سے نائیجیریا واپسی۔احمدیہ مسجد Ipokia کا افتتاح۔رقیم پریس نائیجیریا کا معائنہ۔ابادان میں ورود مسعود۔ مسجد بیت الرحیم کا افتتاح۔ابادان سے الورین کا سفر۔احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال کے روح پرور مناظر۔ شریعت کورٹ کے قاضی جسٹس عبدالقادر اور ڈپٹی گورنر کوارا اسٹیٹ کی حضور انور سے ملاقات۔شریعت کورٹ کوارا اسٹیٹ کا وزٹ۔

الورین سے بُصّہ کے لئے روانگی۔امیر آف بورگو کی طرف سے روایتی انداز میں خوش آمدید اور حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب۔

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

25/اپریل 2008ء بروز جمعۃ المبارک : صبح پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ اور مسجد المھدی (پورتونووو) کا افتتاح: صبح حضور انور دفتر امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جماعت احمدیہ بینن کی نئی تعمیر ہونے والی مرکزی مسجد ''مسجد المھدی'' پورتونووو کی طرف روانگی ہوئی۔آج خطبہ جمعہ اور اور نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح بھی ہونا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گزشتہ دورہ بینن کے دوران 8/اپریل 2004ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔اس مسجد کے نچلے حصہ میں خواتین کے لئے نماز کی جگہ مہیا کی گئی ہے۔پھر پہلی منزل پر مرد حضرات نماز ادا کرتے ہیں جبکہ دوسری منزل پر دفاتر بنائے گئے ہیں۔اس مسجد میں چھ صد لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔یہ مسجد پورتونووو شہر سے نائیجیریا جانے والی سڑک پر واقع ہے اور اپنے بلند میناروں کی وجہ سے دور سے ہی نظر آتی ہے۔ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا۔حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر ٹیلی فونک رابطہ کے ذریعہ نشر ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ دو بجے ختم ہوا۔اس خطبہ کا رواں ترجمہ فرنچ زبان میں عبدالرشید انور صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ اور یوروبا زبان میں ترجمہ Achede Sabero صاحب نے کیا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے دو مقامی نکاحوں کا اعلان کیا۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

احمدیہ مشن ہائوس پورتونووو کا سنگ بنیاد : اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد المھدی' کے بیرونی احاطہ میں احمدیہ مشن ہاؤس پورتونووو کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔بعد ازاں پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں: پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق انفرادی واجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج ملاقات کرنے والوں میں بینن کے علاوہ ٹوگو (Togo) اور ساؤتومے (Sao Tome) سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملک ساؤتومے (Sao Tome) سے آنے والے وفد نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔اس وفد میں مبلغ ساؤتومے انوار الحق صاحب کے ساتھ مکرم Quarczma Vaz Bandeira اور Randheer Singh صاحب شامل تھے۔موصوف Quarczma صاحب نیوی میں کیپٹن کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔اس وقت نیشنل شپنگ بیورو کے ڈائریکٹر ہیں اور ملک کے جانی پہچانی شخصیت ہیں۔موصوف حضور انور سے ملاقات کر کے بے حد متأثر ہوئے اور جماعت کی ہر ممکن سپورٹ کرنے کا عہد کر کے واپس گئے ہیں۔

دوسرے دوست رندھیر سنگھ صاحب انڈیا کے ہیں اور ساؤتومے میں مقیم ہیں۔انہوں نے جلسہ سالانہ گھانا کا پروگرام ٹی وی پر دیکھا تو بہت متأثر ہوئے اور اپنے خرچ پر حضور انور سے ملنے کے لئے بینن چلے آئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے بے حد متأثر ہوئے اور اس بات کا اظہار کیا کہ اب میں جماعت کے ہر جلسے میں شامل ہوا کروں گا۔ملاقاتوں کا پروگرام ساڑھے چھ بجے شام تک جاری رہا۔اس کے بعد چھ بج کر چالیس منٹ پر پروگرام کے مطابق کوتونو (Kotono) کے لئے روانگی ہوئی۔پورتونووو سے کوتونو کا فاصلہ 45 کلومیٹر ہے۔

مسجد بیت التوحید (کوتونو) میں آمد : پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت التوحید، کوتونو پہنچے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ دورہ بینن کے دوران 9/اپریل 2004ء بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔مسجد بیت التوحید کی دو منازل ہیں اور بڑی خوبصورت مسجد ہے۔اس میں آٹھ صد نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔یہ مسجد مین ہائی وے کے اوپر ہے اور دور سے نظر آتی ہے۔

ہوٹل Palais De Congress میں استقبالیہ تقریب

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل Palais De Congress تشریف لے گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب کے لئے جماعتی دعوت نامے حکومت بینن نے اپنے لیٹر ہیڈ پر کورنگ لیٹر کے ساتھ جاری کئے تھے۔ اس تقریب میں وزیر اطلاعات ونشریات ،صدر مملکت کی مشیر خاص برائے سوشل افیئر ز ،ایڈیشنل گورنر صوبہ اوئیے پلاتو ،13 ممبران پارلیمنٹ نیشنل اسمبلی ،پانچ میئر حضرات ، چار سابقہ وزراء ، بین المذاہب کونسل کے گیارہ اراکین ، ڈائریکٹر محنت وافرادی قوت ،ڈائریکٹر پانی صوبہ پلاتو ،26 بادشاہان کرام ،وائس پریذیڈنٹ آف نیشنل براڈ کاسٹنگ بورڈ اور حکومت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈپلومیٹ حضرات بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل پہنچے۔حضور انور کی آمد سے قبل مہمانان کرام تشریف لا چکے تھے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔بعد ازاں مہمانان کرام کے منتخب نمائندگان نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

میئر آف 'لالو' (Lalo) کا تہنیتی ایڈریس

بینن (Benin) کے میئر آف 'لالو' (Lalo) نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں اس بابرکت محفل میں شرکت کی غرض سے 150 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچا ہوں۔ اور وہ اس لئے کہ مَیں نے خدا کی شریعت میں یہ بات سنی ہے کہ خدا نے کہا ہے کہ اے بندے تُو جو کچھ لوگوں کے لئے کرتا ہے وہ میرے لئے کرتا ہے۔ تُو نے کسی بھوکے کو جو کھانا کھلایا، وہ مجھے کھلایا تھا۔ تُو نے جو کسی ننگے کو کپڑا پہنایا ہے وہ اس ننگے کو نہیں بلکہ مجھے پہنایا تھا۔

2007ء میں میرا علاقہ بارشوں کی زد میں آیا اور بُری طرح قحط کا شکار ہوا۔ مَیں نے اپنے علاقہ میں اس خالق کی مخلوق کو بھوکا بھی دیکھا اور ننگا بھی۔ لوگوں کو زندگی کی بھیک مانگتے ہوئے دیکھ کر مَیں نے اپنے لوگوں کے لئے انٹرنیشنل سطح پر مدد کے لئے ہر دروازہ کھٹکھٹایا مگر سوائے ایک دروازہ کے کسی سے جواب نہ پایا۔ اور وہ دروازہ جماعت احمدیہ کا ہے۔ اس جماعت کے سربراہ نے اسی وقت جرمنی سے ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم کو بھیجا جنہوں نے میڈیکل کیمپس بھی لگائے اور خوراک بھی ہر فرد بشر تک پہنچائی۔ ان کی ٹیم میں یورپ کے ڈاکٹر بھی شامل تھے اور بینن کی ٹیم بھی تھی۔ مَیں یہی کہوں گا کہ مَیں نے اس جماعت میں وہی آثار دیکھے ہیں جو خدا کے بندوں کی بےلوث خدمت کرتے ہیں۔ یہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور ننگوں کو لباس اوڑھاتے دکھائی دیتے ہیں اور یہ سب خدا کی خاطر کرتے ہیں۔ مَیں اس لئے آج یہاں آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ سے مل کر اپنے تمام جذبات کے ساتھ شکریہ ادا کرسکوں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ میرے علاقہ میں آپ کی یہ خدمات رکیں گی نہیں بلکہ سکولوں اور ہسپتالوں کی سہولیات بھی آپ کے فیض سے آئیں گی۔ میئر نے آخر پر حضور انور کی خدمت میں زمین کے دو پلاٹس جماعت احمدیہ بینن کے لئے پیش کئے۔ ایک پلاٹ کا رقبہ نصف ہیکٹر ہے جبکہ دوسرے پلاٹ کا رقبہ 2500 مربع میٹر ہے۔

بینن کے بادشاہوں کی نیشنل کونسل کے صدر کا ویلکم ایڈریس

بینن کے تمام بادشاہوں کی نیشنل کونسل کے صدر King of Dasa نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جب ہمیں خلیفۃ المسیح کے بینن آنے کی اطلاع ملی تو ہم تمام بادشاہوں کو بےحد خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ بینن میں دکھی انسانیت کی بےلوث خدمت کر رہی ہے۔ اور ہماری خواہش ہے اور ہماری دعا ہے کہ جماعت احمدیہ تعلیم صحت اور پانی مہیا کرنے کے کام کو جاری رکھے اور مزید آگے بڑھائے۔ ہم تمام بادشاہ خلیفۃ المسیح کو بینن آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضور انور کی بینن آمد کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کی برکات وابستہ ہیں وہ آج اس ہال میں بھی ہمارے ساتھ ہوں اور ہمارے گھروں میں بھی ہمیشہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حضور انور کے ساتھ ہو۔ آمین

امن آرگنائزیشن برائے مڈل ایسٹ کے صدر کا ایڈریس

امن آرگنائزیشن برائے مڈل ایسٹ کے صدر نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ خلیفۃ المسیح بینن میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور برکت لائے ہیں۔ جماعت احمدیہ بینن کے افراد مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں میں ایک نئی زندگی آگئی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کی یہاں انتہائی اہم اور بہت مبارک آمد بینن کے تمام لوگوں کے لئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہو۔ تمام مذہبی لیڈرز اور مڈل ایسٹ گروپ کے نمائندے نے آپ کو بینن کی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہر درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ احمدیہ جماعت کے درخت کے جو پھل ہیں وہ اس کے ممبرز ہیں جن کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ ملتے جلتے ہیں اور ان کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ اپنی خوشی اور غم بانٹتے ہیں۔ کتنے ہی اچھے یہ لوگ ہیں اور کتنا ہی اچھا یہ پھل ہے۔ جماعت نے آج ہمیں اسی لئے بلایا ہے تاکہ ان کی خوشی میں ہم شامل ہوسکیں۔ ہم بغیر کسی شک وشبہ کے کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت کے درخت کا پھل قابل تعریف ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کا یہاں قیام سب کے لئے باعث برکت ہو۔ ہم خیریت سے واپس جائیں۔ ہم نے جو کام کئے ہیں اللہ ان میں برکت ڈالے اور تمام لوگوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ موصوف نے آخر پر ایک بار پھر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

علاقہ بَنگی کے میئر وممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

ممبر پارلیمنٹ جناب تیسی یُونی صاحب (موصوف اپنے علاقہ بَنگی کے میئر ہیں) نے کہا میرے نزدیک اکثر باتیں جو میرے دل کی تھیں وہ مجھ سے پہلے مقرر کہہ چکے ہیں اور میرے منہ کے الفاظ انہوں نے چھین لئے ہیں۔ مَیں اب زیادہ تو کچھ نہیں کہہ سکتا مگر پھر بھی مَیں اپنے آپ کو سرزمین بینن کے اُن خوش نصیبوں میں سے گردانتا ہوں جنہوں نے خلیفۃ المسیح کا دوسری مرتبہ استقبال کیا ہے۔

آج اگر ہم اس ڈنر والے ہال میں نظر دوڑا کے دیکھیں کہ کیسے تمام مذاہب اور رنگ ونسل کے لوگ جماعت احمدیہ کے ایک بلاوے پر اکٹھے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ احمدیت ایک امن وآشتی والی جماعت ہے۔ آج مَیں تمام اتھارٹیز کی طرف سے احمدیت کی اس محفل کو سلام کرتا ہوں اور احمدیت کی ان تمام خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو انہوں نے ہماری سرزمین بینن پر پیش کی ہیں۔

مَیں بذات خود جماعت احمدیہ کی بہت ساری خدمات کا گواہ ہوں جو انہوں نے ہمارے ملک میں کیں۔ مثلاً پانی کی فراہمی کے لئے نلکوں، کنووں کی کھدائی اور مرمت، سولر انرجی کی سہولیات۔ میڈیکل سینٹرز کے ساتھ ساتھ ہسپتال جو نیشنل سطح پر زیر تعمیر ہیں اور مساجد کی تعمیر کے علاوہ طبی میڈیکل کیمپس کا انعقاد بھی انہی کا خاصہ ہے۔ ہم بینن کی حکومت کے نمائندگان ہونے کی حیثیت سے یہ کہتے ہیں کہ ہم ان تمام خدمات میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ ہیں اور مَیں اس بات کا برملا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ کی یہ تمام خدمات عالیہ انہی کے اپنے ذرائع سے ہیں۔ عوام کی کوڑی بھر کی Contribution اس میں شامل نہیں۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو تمام اخلاقی وسماجی قدروں سے نوازتا چلا جائے اور ان کی خدمات بڑھتی چلی جائیں۔ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔

وزیر مملکت برائے رابطہ وادارہ جات کا ایڈریس

اس کے بعد وزیر مملکت برائے رابطہ وادارہ جات نے جو قبل ازیں حضور انور کو بمقام بارڈر بینن آمد پر خوش آمدید کہہ چکے تھے ایک بار پھر حضور انور کو حکومت بینن کی طرف سے خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ بینن میں جماعتی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر انہوں نے جو ایڈریس پیش کیا اس میں انہوں نے کہا کہ مَیں بڑا ہی خوش قسمت ہوں جو آج جماعت احمدیہ کی اس محفل میں شامل ہوں۔ سب سے پہلے تو مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں اس جماعت کی خدمات پر شاہد ہوں اور بحیثیت ایک ڈاکٹر کے اس وقت یہ گواہی دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ بےشک مَیں نے اس جماعت کو انسانیت کے بڑے بڑے مسائل اور ضروریات زندگی کا حل تلاش کرتے ہی پایا ہے۔ مَیں یہاں پر یہ ضرور کہوں گا کہ صحت کے میدان میں انہوں نے بہت کام کیا ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ بڑے بڑے ہسپتال تعمیر ہوئے ہیں۔ اور خصوصاً کوتونو میں فجردسے (Fidjrasse)، پوتا (Pota) اور اَگلا (Agla) جیسے علاقوں میں جہاں میڈیکل سینٹرز کا وجود نہ تھا مَیں نے اس جماعت سے استدعا کی کہ وقتاً فوقتاً اپنی طبی خدمات سے نوازیں تو انہوں نے وقتاً فوقتاً کیا مستقل ہسپتالز قائم کردئے۔

حضور اقدس کی بینن کی زمین پر موجودگی کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس وقت مَیں اس جماعت کے متعلق اپنے جذبات کا ضرور اظہار کروں گا کہ ایمان اور سب میں محبت بانٹنا اس جماعت کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور ہر سال ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت کی طرف سے بیماروں کا بےلوث علاج ہوتا ہے اور غریبوں اور بیماروں میں اناج اور ضروریات زندگی کی اشیاء تقسیم ہوتی ہیں۔ مَیں اس بات کی گواہی دینا چاہتا ہوں کہ ان کی تمام خدمات ہی ہیں کہ آج ہم اس جگہ پر سب اکٹھے ہیں۔ مَیں صدر مملکت مکرم ڈاکٹر یائی بونی صاحب کی طرف سے اور عوام وخواص کی طرف سے ان بےلوث اعلیٰ خدمات پر جو یہ ہماری سرزمین پر بجا لا رہے ہیں اس جماعت کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ مَیں نے ابھی ایمان اور محبت بانٹنے کی بات کی تھی کہ یہ اس جماعت کا خاصہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ ہمارے ملک میں بھی یہ دونوں چیزیں ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ملک کی قابلیتوں پر ہمیں فخر ہے۔ ہمارا آئندہ آنے والی چیزوں پر بھی ایمان ہے۔ اور جب سے ہماری ملک میں ڈیموکریسی آئی ہے یہ ملک درجہ بدرجہ عالمگیر شخصیات میں مشہور ہونے لگا ہے۔ اور یہ اہم شخصیات ہمارے ملک کا دورہ کرنے لگی ہیں۔ یہ بھی ہمارے ملک کی امن پرستی پر ایک دلیل ہے۔ مَیں حضرت اقدس کا بھی نہایت ممنون ہوں کہ انہوں نے ہمارے ملک کو امن پسند ممالک میں سے گردانا ہے اور ہمارے ہاں وزٹ کا شرف بخشا۔ ہمارا ملک اگرچہ بڑا نہیں ہے اور ہماری عوام بھی تھوڑی ہے مگر بینن اللہ پر ایمان رکھنے والا ملک ہے جس کے لوگوں میں قابلیت ہے اور مَیں بھی آپ میں سے ایک خوش نصیب ہوں جو اس محفل میں ایک گواہ کے طور پر کھڑا ہوں۔

گورنمنٹ آف بینن آپ کے یہاں آنے پر بہت خوش ہے اور گورنمنٹ اس بات کی شدید خواہاں ہے کہ حضور، حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو ہم مہینوں ہی نہیں بلکہ سال ہا سال، بہت لمبے عرصہ تک اپنے پاس رکھیں۔ کیونکہ بعض شخصیات تو دنیا میں ایسی آتی ہیں جن کے کہیں بھی قدم رنجہ فرمانے سے اس سرزمین کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور بعض وجود باجود تو واقعی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی برکت سے قوموں کا علم ومعرفت اپنی ترقیات کی منازل طے کرنے لگتا ہے۔ اور ان کی موجودگی سے قومیں عزت پاتی ہیں۔ اور ان تمام صفات عالیہ کی حامل آنجناب حضرت اقدس کی ذات بابرکات ہے۔ اسی لئے تو ہم اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ حضور اقدس ہمارے پاس ایک لمبا عرصہ رہیں۔ مگر رنجیدہ ہیں اس خبر سے کہ آپ کل واپس تشریف لے جارہے ہیں۔ مگر پھر بھی مجھے یقین کامل ہے کہ ہم اس سرزمین پر آپ کا دوبارہ استقبال کریں گے۔ مَیں بینن کے عوام کی طرف سے اور ان تمام مذہبی جماعتوں کے نمائندگان اور اتھارٹیز کی طرف سے جو یہاں موجود ہیں حضور اقدس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس جماعت احمدیہ کا بھی دلی مشکور ہوں جس نے مذاہب کے درمیان مرکزی کردار ادا کیا ہوا ہے۔ اور تمام مذاہب کے نمائندگان ان کی وجہ سے آج یہاں حاضر ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ ان سب کے عالمگیر روحانی پیشوا بنفس نفیس یہاں رونق افروز ہیں۔ میری دلی تمنا ہے کہ جو برکات بھی ہم نے یہاں پائی ہیں اور جو ہم خدائے پروردگار کے امن کے حصول کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اللہ کرے کہ ہمیں وہ حاصل ہوں اور یہ برکات ہمارے ہر کس وناکس تک، ہمارے دیہاتوں اور شہروں اور صوبوں سمیت سارے ملک بینن پر محیط ہوجائیں۔ آمین ثم آمین۔

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

استقبالیہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے شروع میں سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور فرمایا جو سلام میں نے کہا ہے اس کا مطلب ہے آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمتیں نازل ہوتی رہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں آکر مختلف نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا جو مقصد ہے وہ بانی جماعت احمدیہ نے جب جماعت کی بنیاد رکھی تھی یہ بتایا تھا کہ دو باتیں ایسی ہیں جن کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایک تو یہ کہ دنیا مادہ پرستی کی وجہ سے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول گئی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ نفسا نفسی کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کو بھلایا جا رہا ہے اور یہ مقصد ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ دنیا کے ہر ملک میں کام کر رہی ہے۔ اور یہی دو چیزیں ہیں جو اگر انسانیت میں، دنیا میں پیدا ہو جائیں تو افراتفری اور فساد ختم ہو سکتا ہے اور امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہم جب بھی اور جس جگہ بھی چاہے وہ غریب ہو یا بہتر حالت میں اس کی اگر خدمت کرتے ہیں تو اس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ خدا کی مخلوق ہے۔ اس کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بینن میں اگر ہم خدمت کر رہے ہیں تو لوگوں پر کوئی احسان نہیں بلکہ اسی مقصد کے لئے جماعت قائم ہوئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک مقرر نے فرمایا کہ اس خدمت کو جاری رکھیں آئندہ بند نہ ہو جائے۔ فرمایا جماعت کی تاریخ ایک سو بیس سال پرانی ہے۔ ابھی تک جماعت اسی جذبہ کے تحت کام کر رہی ہے۔ بنی نوع انسان کو خدا کے قریب لانے اور انسانیت کی خدمت کرنے کے جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ پہلے سے بڑھ کر کام ہو رہا ہے اور آئندہ بھی جاری رہے گا۔ حضور انور نے فرمایا: ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ کسی انسان سے، کسی بندے سے ایوارڈ لینا مقصد نہیں۔ ان خیالات کے ساتھ میں اپنے خطاب کو ختم کرتا ہوں کیونکہ کافی دیر ہو رہی ہے اور میں مہمانوں اور کھانے کے درمیان حائل نہیں ہونا چاہتا۔ آپ سب کا شکریہ۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں شامل ہونے والوں کو فرداً فرداً شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور سینٹر ٹیبل کے قریب ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور مہمان باری باری حضور انور کے پاس آتے، گفتگو کرتے اور شرف مصافحہ حاصل کرتے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بنائی جا رہی تھیں۔ مہمانوں سے ملاقات کا یہ سلسلہ رات پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منسٹر برائے رابطہ ادارہ جات وحکومتی Spokesman کو شیلڈ عطا فرمائی۔

پروگرام کے اختتام پر Cotono سے Portonovo مشن ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی۔ رات سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس پہنچے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

26 / اپریل 2008ء بروز ہفتہ: صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مشن ہاؤس کے کھلے احاطہ میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مختلف سرکردہ سیاسی، مذہبی اور سماجی شخصیات کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں

صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ آج بعض سرکردہ حکام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

سب سے پہلے الحاجہ مادام گراس لاوانی صاحبہ (جو صدر مملکت بینن کی مشیر خاص برائے سوشل افیئرز و حقوق نسواں ہیں اور نیشنل وائس پریذیڈنٹ آف چیمبر آف کامرس ہیں) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بینن جیسے چھوٹے ملک کے دورہ کی دعوت قبول کرنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ کل جمعہ کی نماز میں بھی شامل تھیں۔ میری دعا ہے کہ حضور انور نے جو نصائح فرمائی ہیں ہم ان پر عمل کر سکیں۔ موصوفہ نے کہا کہ وہ جماعت کی سوشل افیئرز اور امن اور بھائی چارہ قائم کرنے کے حوالہ سے خدمات کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں اور کہا کہ اسی وجہ سے ہماری حکومت ہر لحہ جماعت سے تعاون کر رہی ہے اور ہر دوسرے تعاون کے لئے بھی تیار ہے۔

مشیر خاص برائے سوشل افیئرز نے بتایا کہ وہ ذاتی طور پر سو (100) یتیم بچوں کی کفالت کر رہی ہیں مگر ابھی تک ان کے پاس ان بچوں کے لئے کوئی گھر نہیں ہے اب انہوں نے گھر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو جماعت اس میں مدد کرے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخراجات کے حوالہ سے دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ 40 ملین فرانک سیفا کا خرچ ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فرمایا۔ ٹھیک ہے دس ہزار (10) پاؤنڈ (دس ملین فرانک) جماعت کی طرف سے پیش کرتا ہوں"۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ بعد میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا سے بھی ملنے کے لئے گئیں۔

اس کے بعد پادری داؤد وریونڈ۔ پریذیڈنٹ آف نیشنل کونسل آف بین المذاہب نے اپنے پانچ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے زندگی کا یہ بہترین لمحہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے مجھے ملاقات کا وقت دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمات کے تو شروع سے ہی ہم مداح ہیں۔ لیکن جس کمال شفقت سے خلیفۃ المسیح نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہے اس پر تہ دل سے حضور انور کے شکر گزار ہیں۔ خلیفۃ المسیح ہمارے باپ کی طرح ہیں اور میں یہ بات ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بینن کے بین المذاہب سیمینار منعقد کروانے سے ہی ہمارے لئے "نیشنل کونسل آف بین المذاہب" کو تشکیل دینا ممکن ہو سکا۔ آخر پر انہوں نے ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

نیشنل کونسل بین المذاہب کے اس وفد کے بعد ڈاسا (DASSA) کے علاقہ سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ڈاسا سے آنے والا یہ وفد میئر آف ڈاسا، کنگ آف ڈاسا، پریذیڈنٹ آف ڈویلپمنٹ کمیٹی ڈاسا، نمائندہ ایڈیشنل سپیکر نیشنل اسمبلی اور نمائندہ ممبر قومی اسمبلی پر مشتمل تھا۔ کنگ آف ڈاسا (DASSA) نے وفد کا تعارف کروایا اور حضور انور کے بینن تشریف لانے کا شکریہ ادا کیا۔ میئر آف ڈاسا نے حضور انور کا نلکوں کی مرمت پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمارے مربی صاحب علاقے کے لئے بہت محنت کر رہے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میئر آف ڈاسا نے ہسپتال کھولنے کے حوالہ سے حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے کاغذات تیار کر لئے ہیں۔ بہت جلد جماعت کو پیش کردئے جائیں گے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ تو ہر وقت خدمت کے لئے تیار ہے جتنا آپ کی طرف سے تعاون بڑھے گا جماعت کا تعاون اور زیادہ ہو گا۔ اس پر کنگ آف ڈاسا نے کہا کہ حضور انور کے دورہ 2004ء میں ہم نے پورے صوبے کی چابی حضور کو پیش کردی تھی۔ اب یہ صوبہ آپ کا ہے۔ آپ جیسے چاہیں اس میں داخل ہوں۔ ہم ہر لحہ آپ کے پیچھے ہیں۔

میئر آف ڈاسا نے کہا کہ ہم اس سوموار کو کاغذات جماعت کو پیش کر دیں گے۔ جس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہم بھی ہسپتال کی تعمیر کے لئے سوموار کو تیار ہوں گے۔ میئر آف ڈاسا نے زمین کے بارہ میں استفسار فرمایا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا غانا میں کافی عرصہ پہلے انہوں نے پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ ہیکٹر تک ہسپتالوں اور سکولوں کو زمین دی۔ اُس وقت ہم نے چھوٹے یونٹ سے آغاز کیا اور پھر آہستہ آہستہ ہم اس کو بڑھاتے چلے گئے۔ آج وہاں بڑے بڑے ہسپتال اور سکول موجود ہیں۔ یہاں پر بھی ہم شروع شروع میں چھوٹے یونٹ سے آغاز کریں گے اور پھر اس کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ پھر حضور انور نے فرمایا میری کافی عرصہ سے خواہش تھی کہ ڈاسا میں ہمارا سکول اور ہسپتال ہو۔ ملاقات کے آخر پر میئر آف ڈاسا نے حضور انور کو کہا کہ میں خوشی سے حضور انور کو بھی اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ بینن میں ڈاسا سے دو (2) ہزار افراد کے قافلے نے شمولیت اختیار کی تھی۔ حضور انور نے سارے وفد کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں منسٹر آف سوشل افیئرز اور نگہداشت بچے و خاندان نے اپنے آٹھ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی۔ منسٹر صاحبہ نے اپنے وفد کا تعارف کروایا اور کہا کہ جماعت احمدیہ نے دیگر رفاہی کاموں کے ساتھ ساتھ امسال عید الاضحیٰ کے موقع پر پچاس (50) بکرے یتیم بچوں کے لئے بھجوائے اور اسی طرح صوبہ مونو اور صوبہ کوفو کے عوام کے لئے خوراک مہیا کی اور فری میڈیکل کیمپ لگائے۔ اس پر وہ حضور انور کا بہت شکریہ ادا کرتی ہیں۔ چونکہ ان کے وفد میں عورتیں شامل تھیں اس پر حضور انور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے آپ کی منسٹری میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ آپ کے وفد میں پڑھی لکھی عورتوں کی موجودگی کی وجہ سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اور جس قوم کی عورتیں پڑھ لکھ جائیں ان قوموں کی تقدیر بدل جاتی ہے کیونکہ بچوں نے اپنی ماؤں کی گود میں پلنا ہوتا ہے۔ حضور انور کی اس بات سے سارا وفد بہت خوش ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا طریق یہ ہے کہ صرف وقتی مدد نہ کی جائے بلکہ ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے۔ گزشتہ دورے میں جب میں بینن آیا تھا تو ہم نے بہت سی عورتوں کے لئے سلائی مشینیں تقسیم کی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ Portonovo میں ہم پچاس یتیم بچوں کے لئے پہلے سے گھر تعمیر کرنے کا منصوبہ شروع کرنے والے ہیں اس کے علاوہ بھی جماعت ہر میدان میں تعاون کے لئے تیار ہے۔ منسٹر صاحبہ نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ نے بینن کے نارتھ میں ایک گاؤں کے پچاس بچوں کا چارج بھی لیا ہے۔ اس پر بھی ہم جماعت کے شکر گزار ہیں۔ مگر ابھی تک ان کے لئے کوئی رہائش گاہ نہیں۔

حضور انور نے امیر صاحب بینن کو ہدایت فرمائی کہ جائزہ لیں کس طرح کے گھر بنوائے جا سکتے ہیں۔ ہیومینٹی

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ
الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

فرسٹ بھی جائزہ لے۔ حضور انور نے فرمایا: سر دست ہم نے پچاس بچوں کا چارج لیا ہے۔ بعد میں ہم اس کو بڑھا کر 100 تک لے جائیں گے جس پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں جب یہ وفد ملاقات کر کے باہر نکلا تو میڈیا اور نیشنل T.V کے نمائندے باہر موجود تھے۔ منسٹر صاحبہ نے نیشنل T.V کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ جماعت کے خلیفہ کی شخصیت سے بیحد متاثر ہوئی ہیں اور انہوں نے انتہائی فراخ دلی کے ساتھ بینن کے لئے دعاؤں کے ساتھ ہر تعاون کی یقین دہانی کروائی ہے۔

فیملی ملاقاتیں: ان سرکردہ احباب کی ملاقات کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 14 فیملیز کے ساٹھ (60) سے زائد احباب مرد وزن اور بچوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین: سوا دو بجے تقریب آمین ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سات بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

بینن سے نائیجیریا کے لئے روانگی اور نائیجیریا میں آمد

آج بینن سے نائیجیریا روانگی کا دن تھا۔ دو بجکر 25 منٹ پر احمدیہ مشن ہاؤس Portonovo سے نائیجیریا کے لئے روانگی ہوئی۔ اس موقعہ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مشن ہاؤس میں جمع تھے۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں نائیجیریا کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس کی گاڑی اور موٹر سائیکل Escort کر رہے تھے۔ قریباً تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بینن نائیجیریا کے بارڈر Idiroko پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل بینن اور نائیجیریا، بارڈر کے دونوں اطراف امیگریشن کی کارروائی مکمل کی جا چکی ہے۔ امیر صاحب بینن، مبلغین سلسلہ بینن، مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر جماعتی عہدیدار اپنے پیارے آقا کو بارڈر تک الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور کی گاڑی بارڈر کراسنگ کے قریب آکر رکی جہاں نائجیرین امیگریشن کے افسران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بارڈر کے دوسری طرف نائجیریا جماعت کی کثیر تعداد حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ یہ لوگ مسلسل نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ بچے اور بچیاں مترنم آواز میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کر رہی تھیں۔ جونہی حضور انور نے بارڈر کراس کیا احباب دیوانہ وار حضور انور کو قریب سے دیکھنے کے لئے لپکے۔ ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ کسی طرح اُس کی نظر حضور انور کے چہرہ مبارک پر پڑ جائے۔ جہاں کسی کو قدم رکھنے کی جگہ ملتی وہ اسی کو غنیمت سمجھتا۔ مسلسل نعرے لگائے جا رہے تھے اور خیر مقدمی گیت پیش کئے جا رہے تھے۔

امیر صاحب نائجیریا، نائب امراء، مبلغ انچارج صاحب نائجیریا اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا قافلہ نائجیرین پولیس کے Escort میں بارڈر سے اوجوکورو (OJokoro) مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں تمام اہم جگہوں پر پولیس کے ساتھ خدام الاحمدیہ نے ٹریفک کنٹرول سنبھالا ہوا تھا۔ راستے میں تمام قریبی جماعتیں حضور انور کے استقبال کے لئے سڑک کے دونوں اطراف موجود تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں بینرز اور جھنڈیاں تھیں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی قریب پہنچتی احباب نعرے بلند کرتے اور اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہتے۔

احمدیہ مسجد Ipokia کا افتتاح: راستہ میں کچھ دیر کے لئے رُک کر احمدیہ مسجد Ipokia کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Ipokia قصبہ میں پہنچے۔ یہاں بھی احباب کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ لوگ حضور انور کی آمد پر عشق و محبت سے دیوانے ہو رہے تھے۔ حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ عشاق بھی مسجد کے اندر جانے کے لئے دوڑے جو دروازہ سے راہ نہ پا سکا اس نے مسجد کی کھڑکیوں سے اپنی راہ بنالی اور یوں مسجد کے چاروں اطراف سے لوگ دیوانہ وار اپنے آقا کے دیدار کے لئے اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے مسجد کے اندر پہنچے۔ مسجد کے اندر ایک تقریب میں لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین، اس علاقہ کے چیف اور King نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسجد احمدیہ Ipikia جس کی تعمیر حال ہی میں مکمل ہوئی ہے دو منازل پر مشتمل ہے اور اس میں 350 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اوجو کورو مشن ھاؤس میں آمد: اس افتتاحی پروگرام کے بعد چار بجکر 35 منٹ پر یہاں سے آگے منزل مقصود جماعتی مرکز اوجوکورو (Ojokoro) کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس مسلسل Escort کر رہی تھی اور راستہ میں سڑک کے دونوں اطراف جگہ جگہ خدام ڈیوٹی پر موجود تھے جو راستہ کلیئر کروانے میں پولیس کی مدد کرتے۔ بنین کے بارڈر سے جماعتی مرکز اوجوکورو کا فاصلہ 70 کلومیٹر ہے۔ شام سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اوجوکورو مشن ہاؤس پہنچے جہاں ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین نے نعرے لگاتے ہوئے اور ترنم سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد طاہر اوجوکورو" تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اگلے دن کے پروگرام اور سفر کے متعلق امیر صاحب نائجیریا سے بعض امور دریافت فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ☆☆☆

نعت رسول

چمکا ہے شش جہت میں تیرا جمالِ نُور ۔۔۔ خورشید و قمر، نجوم میں، تیرا کمال نُور
فاران کی چوٹیوں سے جلوہ فگن ہوا ۔۔۔ چمکا شعیر سے ہے تیرا ہلالِ نُور
آتش کدوں کی نار میں اُس نور کی نمود ۔۔۔ حریمِ قدس کی چمک کا، جس سے ہوا ظہور
ویدوں کا آفتاب ہے کشتی کا ناخدا ۔۔۔ ہے لا رہا مخلوق کو ظلمت سے سوئے نور
فیضان نور احمد سے منور ہوئے صدیق، ۔۔۔ رشیوں کا پیرو مرشد ہے وہ آمنہ کا نور
مشرق سے جا کے چمکا ہے، مغرب میں تیرا نور ۔۔۔ پوپ و پوادر ہوگئے، توحید سے مسحور
جانم نثار کر دم اے نور نورِ رحماں ۔۔۔ راہبر دگر نہ دیدم۔ جز ذاتِ آنحضور

خورشید احمد پربھاکر، درویش قادیان

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی اور جلسہ سالانہ یوکے

احباب کو مبارک جلسہ سالانہ یوکے ۔۔۔ صد سالہ جوبلی کے جلسہ پہ جانا یوکے
جلسہ گذشتہ پر جو ابر کرم تھا برسا ۔۔۔ وہ یاد آرہا ہے جلسہ سالانہ یوکے
حضور کی دُعا سے موسم رہا سہانا ۔۔۔ اِمسال جو ہوا ہے جلسہ سالانہ یوکے
غانا و امریکہ جلسہ کینیڈا دیکھا ۔۔۔ اور جوبلی کا دیکھا جلسہ سالانہ یوکے
یاربّ تیرا شکر ہے دی ایم ٹی اے کی نعمت ۔۔۔ گھر بیٹھے دیکھتے ہیں جلسہ سالانہ یوکے
حضور کو بھی دیکھا عُشاق کو بھی دیکھا ۔۔۔ جلسے کا کس قدر تھا منظر سہانا یوکے
حسرت بھری نظر سے ہم دیکھ کر تھے کہتے ۔۔۔ اے کاش! ہم بھی جاتے جلسہ سالانہ یوکے
خلافت کی سنچری ہے M.T.A میں بھری ہے ۔۔۔ ٹی وی پہ ہم نے دیکھا جلسہ سالانہ یوکے
آقا سے جا کے ملتے ہاتھوں میں ہاتھ لے کر ۔۔۔ نظریں جھکا کے ملتے جلسہ سالانہ یوکے
ٹی وی پہ ہم نے پیارے حضور کو بھی دیکھا ۔۔۔ خطاب کر رہے تھے جلسہ سالانہ یوکے

جماعت کی ترقی معجز نشاں بتائے
حضور نے مبشّر جلسہ سالانہ یوکے

(محمود احمد مبشّر درویش قادیان)

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

اھالیان وطن کو آزادی کی
61ویں سالگرہ کی
مبارک صد مبارک!

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

اجتماعات مجلس انصار اللہ

پانچواں زونل اجتماع مجلس انصار اللہ مرشد آباد:

مجلس انصار اللہ مرشد آباد بنگال کا ایک روزہ پانچواں زونل اجتماع برہم پور مشن ہاؤس کے احاطہ میں ۲۲ اپریل کو منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام کے زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ غلام رسول صاحب نے کی۔ مکرم روشن علی صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ بنگال نے عہد دہرایا اور مکرم عبدالمنان صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم امجد حسین صاحب زونل زعیم مرشد آباد نے پیغام صدر مجلس انصار اللہ بھارت پڑھ کر سنایا۔ ناظم اعلیٰ صاحب انصار اللہ بنگال اور صدر اجلاس کے خطاب کے بعد افتتاحی اجلاس اختتام کو پہنچا۔ افتتاحی اجلاس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی اجلاس کی کاروائی زیر صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام شروع ہوئی۔ تلاوت۔ نظم اور عہد نامہ کے بعد صدر اجلاس کی تقریر ہوئی۔ پھر مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دئے گئے۔ آخر پر خاکسار نے احباب اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کے موقع پر مہمانوں کیلئے رہائش اور طعام کا انتظام تھا۔ اس اجتماع میں 42 مجالس کے 100 سے زائد انصار شریک ہوئے۔ (شیخ محمد علی دسرکل انچارج مرشد آباد۔ بنگال)

مالدہ سرکل (بنگال) میں مجلس انصار اللہ کا دوسرا اجتماع:

دوسرا اجتماع مجلس انصار اللہ:۔ سرکل مالدہ کا مورخہ 24 اپریل 2008ء کو بمقام مالدہ مشن ہاؤس منعقد ہوا تہجد کی نماز سے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ دس بجے پروگرام کا افتتاح مکرم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم زعیم صاحب مالدہ سرکل نے کی۔ نظم کے بعد عہد نامہ مکرم زعیم اعلیٰ نے دوہرایا۔ صدارتی خطاب کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اجتماع میں کل حاضری 71 افراد کی تھی۔ تقسیم انعامات کا اجلاس مکرم زعیم صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عہد نامہ و پیغام صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت زعیم صاحب اعلیٰ نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم فاروق الرشید صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے صدارتی خطاب میں انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر دوپہر رات کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ (سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ، سرکل مالدہ)

پہلا زونل اجتماع مجلس انصار اللہ کرنال (ہریانہ)

مورخہ یکم جون 08ء کو بمقام کرنال مشن پہلا سالانہ زونل اجتماع کرنال زون زیر صدارت محترم حمید اللہ صاحب افغانی ناظم انصار اللہ یوپی نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد انصار اللہ، صدر اجلاس نے دہرایا۔ نظم مکرم منگل دین صاحب زعیم انصار اللہ اسرانہ نے سنائی۔ صدر اجلاس نے پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت قادیان 07 پڑھ کر سنایا اور دعا کروائی بعدہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اڑھائی بجے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت سے ہوا نظم کے بعد خلاصہ خطاب حضور انور 27.5.08 صدر اجلاس نے پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے ضروری امور پر روشنی ڈالی اور علمی و ورزشی مقابلہ میں اول دوم سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ کرنال کیسری۔ دینک بھاسکر یمنا نگر۔ ہری بھومی۔ یمنا کیسری۔ دینک جاگرن یمنا نگر اور دینک ٹربیون چنڈی گڑھ نے اجتماع کی خبریں شائع کیں۔ (ایوب علی خان، سرکل انچارج کرنال)

جماعت احمدیہ پن روٹی، پانڈی چیری و کڈلور، تامل ناڈو کا مشترکہ ایک روزہ تربیتی کیمپ:

پن روٹی میں 20 اپریل کو پانڈی چیری، کڈلور و پن روٹی تینوں جماعتوں کا مشترکہ ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ صبح دس بجے مکرم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ پن روٹی کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم ایس ایم ایس ناصر احمد معلم وقف جدید بیرون کی تلاوت اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ اس کے بعد مکرم ایم شاہ جہان معلم وقف جدید بیرون اور مکرم کے محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے خلافت کی اہمیت، ضرورت وافادیت اور ہماری ذمہ داریوں کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ شام چار بجے دوبارہ مکرم صدر صاحب کی صدارت میں پروگرام شروع ہوا۔ اس نشست میں مجلس سوال و جواب ہوئی۔ مکرم کے محمود صاحب مبلغ سلسلہ جواب دیتے رہے۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام میں شریک غیر احمدی احباب نے بھی سوال کئے۔ تربیتی کیمپ میں تال ناڈو نارتھ زون کی ولوپورم اور منلور سے بھی احباب شریک ہوئے۔ (ابوالحسن عابد مبلغ سلسلہ پانڈی چیری)

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

دعائے مغفرت

قارئین بدر کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 28/7/08 کو عزیزم سی جی وسیم احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان جو پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی اجازت سے ۵ اساتذہ کرام کی نگرانی میں ہرچوال نہر جو قادیان سے چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اپنے کلاس کے تمام طلباء کے ساتھ پکنک کیلئے گئے تھے۔ نہاتے وقت کوئی حادثہ پیش آنے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم جزیرہ لکش دیپ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور درجہ ثانیہ میں زیر تعلیم تھے۔

☆۔ حافظ اطہر احمد نسیم متعلم جامعہ احمدیہ قادیان مورخہ 3.8.08 کو ایک کار حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم واقف نو تھے اور اسی سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تھا۔ مرحوم کے والد مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نائب افسر جلسہ سالانہ قادیان اور چھوٹے بھائی، ایک رشتہ دار اور حبیب احمد بھٹی ڈرائیور سمیت تمام سواروں کو چوٹیں آئیں۔ مریضان ہسپتال میں زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ تمام زخمیوں کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مرحومین موصی تھے اور جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ مورخہ 8/8/08 کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں مرحومین کا ذکر فرمایا اور بعد نماز جمعہ نماز جنازہ بھی پڑھائی۔ (ادارہ)

نتیجہ امتحان ''شاہد'' جامعہ احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں جامعہ احمدیہ میں ''شاہد'' ڈگری کا مقالہ لکھوانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ امسال پہلی بار جامعہ احمدیہ کی آخری کلاس ''الدرجۃ السادسۃ'' کے 28 طلباء نے اپنے معمول کے امتحانات کے علاوہ ''شاہد'' کا مقالہ بھی تحریر کیا۔ جن طلباء نے ہر دو میں کامیابی حاصل کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ ان طلباء کا تعلق قادیان کے علاوہ صوبہ اڑیسہ، تامل ناڈو، کشمیر، بنگال، ہریانہ، جھارکھنڈ، جموں، کیرلہ، آندھرا پردیش سے ہے۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں: مکرم کے طارق احمد (اول) مکرم عبدالہادی (دوئم) مکرم کرامت احمد (سوئم)۔ مکرم محمد طاہر۔ مکرم ایم پی طاہر احمد۔ مکرم عطاء المومن۔ مکرم میزان الرحمن۔ مکرم صفی العالم۔ مکرم فرید الدین شمس۔ مکرم چوہدری نسیم احمد۔ مکرم رضوان احمد۔ مکرم شیخ عبدالقادر۔ مکرم نوید احمد فضل۔ مکرم صابر علی ملا۔ مکرم عبدالحفیظ۔ مکرم اے نسیم احمد۔ مکرم محمد اکبر۔ مکرم رحیم بادشاہ۔ مکرم خورشید احمد طاہر۔ مکرم طاہر احمد سلیجہ۔ مکرم حلیم احمد خان۔ مکرم نور جمال۔ مکرم شیخ فرید۔ مکرم شیخ طیب احمد۔ مکرم الطاف حسین۔ مکرم وحید کمال۔ مکرم فضل رحیم خان۔ مکرم شیخ اعجاز احمد۔ اللہ تعالیٰ انہیں مبارک کرے۔

(محمد حمید کوثر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

اعلان بسلسلہ تعلیمی وظیفہ

صوبہ کے تعلیمی بورڈ میں کم از کم اسی 80% فیصد نمبرات لینے والے طلباء کو نظارت تعلیم کی طرف سے سالانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ ایسی درخواستوں کا جائزہ لینے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بعض احباب کئی کئی سال پرانے تعلیمی سالوں کے نمبرات کارڈ نظارت کو ارسال کرکے بہت پرانے وظائف کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ نظارت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے اسی فیصد نمبرات لینے والے طلباء کے وظائف کے معاملات ان کے والدین کی طرف سے مقررہ فارم پر کرکے 30 ستمبر تک آجانے چاہئیں۔ اس کے بعد تاخیر سے آنے والی درخواستوں پر غور نہ ہوگا۔ امراء، صدر صاحبان جماعت اور سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ ان امور کو مدنظر رکھ کر ہی ایسی درخواستیں نظارت میں بھجوایا کریں۔ پرانے معاملات پر آئندہ غور نہ ہوگا بلکہ انہیں کالعدم (Invalid) تصور کیا جائے گا۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر آئندہ دو سال کیلئے (یکم نومبر 2008 تا 31 اکتوبر 2010) صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب حسب قواعد دستور اساسی مجلس شوریٰ میں عمل میں لایا جائے گا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق یہ انتخاب زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہوگا۔ جملہ صوبائی قائدین و قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ دستور اساسی کے مطابق نمائندگان کا انتخاب برائے مجلس شوریٰ کرکے قبل از وقت دفتر کو بھجوادیں۔ انتخاب کے جملہ قواعد بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوائے جاچکے ہیں۔

(رفیق احمد بیگ منتظم مجلس شوریٰ)

آسام اور اتر پردیش میں طوفانی بارش سے سیلاب، ۵۰ ہزار افراد بے گھر

گزشتہ دنوں آسام میں شدید بارش کی وجہ سے بیشتر علاقے پانی میں ڈوب گئے۔ اور کم از کم ۵۰ ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔ رہائشی علاقوں میں پانی کے داخل ہو جانے سے لوگوں کو کھانے پینے کی اشیاء کی قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ریاست اتر پردیش کا مشرقی ضلع لکھیم پور سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ یہاں سیلاب کی وجہ سے کچے اور لکڑیوں سے بنے مکان بہہ گئے ہیں۔ شدید بارش سے مکانوں اور فصلوں کے نقصان کے علاوہ ایک ریلوے پل بھی بہہ گیا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں ٹرین خدمات ٹھپ ہو گئی یاد رہے کہ 2.6 کروڑ کی آبادو والی ریاست آسام میں ہر سال بارش کے موسم میں سیلاب آتا ہے جس سے لاکھوں لوگ بے گھر ہو جاتے ہیں اور کروڑوں روپے کی املاک کا نقصان ہوتا ہے ۲۰۰۴ء میں ریاست میں آنے والے سیلاب میں کم از کم ۲۰۰ افراد ہلاک اور لاکھوں بے گھر ہو گئے تھے۔ یوپی میں گزشتہ دنوں طوفانی بارش کی وجہ سے ریاست میں مکانوں کے گرنے و دیگر حادثات میں مرنے والوں کی تعداد ۵۰ ہو گئی ہے۔ ریاست کے نشیبی علاقوں میں پانی بھر جانے سے متعدد بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

جہاد کے نام پر اسلام کو بدنام کرنے کی سازشیں

طالبان رہنما ملا عمر کا افغانستان میں "جہاد" کیلئے فتویٰ جاری: 31 مارچ کو طالبان رہنما ملا محمد عمر نے اپنے معتمدوں کو امریکی افواج اور ان کے حلیف افغانیوں کے خلاف جہاد شروع کرنے کا فتویٰ جاری کیا ہے۔ ملا عمر کے اس نئے فرمان پر 600 ملاؤں کے دستخط ہیں۔ عمر نے اپنے معتمدوں سے کہا ہے کہ افغانستان میں عالمی فوج کے خلاف جہاد کرنا ان کا فرض ہے۔ مشرقی افغانستان کے علاقوں کے قبائلیوں میں ملا عمر کے اس جہادی فرمان میں مندرج ہے کہ "جب کوئی غیر مسلم کسی مسلم زمین پر حملہ آور ہوتا ہے تو یہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حملہ آور کے خلاف سینہ سپر ہو" کالے سفید پوسٹر میں لکھا ہے۔ "ہمیں اسامہ بن لادن کیلئے ذمہ داری ٹھہرایا جاتا ہے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ وہ دہشت گرد ہے اور اس نے ہمارے یہاں پناہ لے رکھی ہے لیکن عراق کی کیا خطا ہے؟ عراق میں تو کوئی اسامہ بن لادن نہیں ہے" اسی دوران افغانستان میں عالمی امن مشن اور امریکی فوجی ہیڈ کوارٹر کا کہنا ہے کہ انہیں نہیں لگتا کہ عراق کے سبب ان کی سلامتی پر کوئی برا اثر پڑے۔ لیکن پاکستان کے قبائلی علاقے میں چھپے طالبانی حمایتیوں نے حال ہی میں کہا کہ وہ پھر سے منظم ہو گئے ہیں اور انہوں نے القاعدہ اور باغی رہنما گلبدین کی تنظیم حزب اسلام کے ساتھ رشتہ جوڑ لیا ہے۔

پاکستان میں اسلام پرستوں نے جہاد جاری رکھنے کا اعلان کیا: پاکستان کے انتہا پسندوں نے دارالحکومت میں لال مسجد پر فوج کے دھاوا کی پہلی برسی کے موقع پر جہاد کی حمایت کرنے کا اعلان کیا۔ لال مسجد کے خلاف فوجی آپریشن میں ایک سو سے زیادہ لوگ ہلاک ہو گئے تھے اس موقع پر ہزاروں لوگوں کے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے خون خرابہ کے لئے امریکہ کے اتحاد کے صدر پرویز مشرف ذمہ دار ہیں۔ پارلیمنٹ کے سابق ممبر شاہ عبدالعزیز نے کہا کہ مشرف تم نے یہ سوچا تھا کہ تم لال مسجد پر حملہ کر کے اسلامک تحریک کو کچل دو گے لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم ناکام رہے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ آپریشن امریکہ اور بش کے کہنے پر کیا گیا۔ لیکن میں امریکہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جہاد جاری رہے گا۔ یہ کبھی نہیں رکے گا لوگوں نے زیادہ تر مدرسوں کے طلباء سے جہاد کے حق میں نعرے لگائے۔

جہاد کیلئے اپنے بچوں کی پروش کریں گی: ۹؍جولائی کو پاکستانی لال مسجد میں سینکڑوں کی تعداد میں انتہا پسند خواتین نے عہد کیا کہ وہ جہاد کیلئے اپنے بچوں کی پرورش کریں گی چند روز قبل ایسی ہی ایک مجلس کے بعد ایک آتشیں فدائین نے اپنے ساتھ اٹھارہ لوگوں کو لقمہ اجل بنا دیا تھا۔ اس نعرے کے ساتھ کہ جہاد ہمارا راستہ ہے برقع پوش خواتین نے جن میں کچھ کی گود میں بچے بھی تھے، مسجد کے اسیر خطیب کی بیٹی کی شعلہ بیانی سنی۔ یہ مجلس مسجد کے احاطے میں اس کمانڈو کارروائی کے ایک سال کی تکمیل پر منعقد کی گئی تھی جس میں زائد از سو انسانی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ خطیب عبدالعزیز کی بیٹی نے سامعین سے کہا کہ "ہمارے مجاہدین نے پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے حق میں اپنی زندگیاں قربان کیں ہمیں اس مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ مسجد کے احاطے میں سخت پہرے کا انتظام کیا گیا تھا اور اتوار کو بھی ایسی ہی ایک مجلس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی تھی جو گزشتہ سال دس جولائی کی کمانڈو کارروائی کے ایک سال پورے ہونے پر منعقد کی گئی تھی۔ اس کارروائی میں ایک ہفتے سے جاری اس محاصرے کو ختم کیا گیا تھا جو مسجد میں موجود مسلح لوگوں کے ساتھ پولیس کے تصادم کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ اتوار کی مجلس ختم ہوتے ہی ایک آتشیں فدائین نے وہاں محافظت پر مامور پولیس والوں کو نشانہ بنایا اور اٹھارہ لوگوں کو ہلاک کر دیا جن میں تین پولیس والے شامل تھے۔

اسلام آباد میں لال مسجد کے قریب خودکش دھماکہ: پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں ایک خودکش حملے میں ۲۰ افراد جاں بحق اور ۴۰ سے زائد زخمی ہو گئے غیر سرکاری ذرائع کے مطابق مہلوکین کی تعداد ۲۰ سے بھی زیادہ ہے۔ یہ خودکش دھماکہ اسلام آباد کے سیکٹر جی میں واقع آبپارہ پولیس تھانے قریب ہوا جہاں نزدیک ہی لال مسجد بھی واقع ہے جہاں لال مسجد آپریشن کی برسی منانے کیلئے بڑی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ ہونے والے خودکش دھماکہ میں مرنے والوں میں ۱۱؍ پولیس اہلکار شامل ہیں جبکہ زخمیوں میں بڑی تعداد پنجاب پولیس کے جوانوں کی ہے یاد رہے کہ یہ دھماکہ ایک ایسے وقت ہوا ہے جب اسلام آباد میں لال مسجد آپریشن کی برسی کے موقع پر علماء کنونشن کا انعقاد ہو رہا تھا اور اس حوالے سے شہر بھر میں سیکورٹی کا خصوصی بندوبست کیا گیا تھا۔

جہاد شروع کرنے والے ۵ افراد ہلاک کر دیئے گئے: ۱۰؍جولائی کو چینی پولیس نے شورش زدہ مغربی خطہ زن جیانگ میں جہاد شروع کرنے والے پانچ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ یہ اطلاع سرکاری میڈیا نے دی۔ خبر رساں ایجنسی زنہوا نے ایک پولیس اہلکار کے حوالے سے بتایا کہ پولیس نے علاقائی دارالحکومت ارومگی میں ایک فلیٹ پر چھاپہ مارا جہاں یوغر نسل کے 15 افراد چھپے ہوئے تھے پولیس کی اس کارروائی پر یہ لوگ ہاتھ میں چاقو لئے اور اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے باہر نکل آئے۔ اس پر پولیس کو گولیاں چلانی پڑیں جس میں پانچ افراد کی موت ہو گئی اور دو زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا جبکہ باقی ۹ لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان مشتبہ افراد نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے جہاد شروع کرنے کی تربیت حاصل کی تھی۔ ان کا مقصد ہین نسل کے لوگوں کو ہلاک کرنا اور اپنی مملکت قائم کرنا ہے۔ یوغر مسلمانوں کو اس خطہ میں ہین چینیوں کی آمد پر ناراضگی ہے اور اپنے مذہب اور کلچر پر سرکاری کنٹرول کو بھی پسند نہیں کرتے۔

اعلان ولادت

☆۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں مورخہ 4.7.08 بروز جمعہ دو بیٹے توام تولد ہوئے ہیں۔ جن کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت عادل احمد اور جمیل احمد تجویز فرمایا ہے۔ دونوں بچے "وقف نو" کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ یہ بچے مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم عثمان آباد کے پوتے اور مکرم عبد العزیز خان صاحب یادگیر کے نواسے ہیں۔ ہر دو نومولود بچوں کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر یک صد روپے۔ (شیخ عبدالصمد سیکرٹری وقف نو عثمان آباد)

☆...... اللہ کے فضل سے خاکسار کے ہاں بتاریخ 1.6.08 کو پہلا بیٹا تولد ہوا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کا نام محمد طلحہ رکھا ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ (محمد اکبر معلم سلسلہ وینکٹاپور۔ ورنگل)

اعلانات نکاح

☆...... مورخہ 2.5.08 کو خاکسار کی بہن عزیزہ تسلیمہ بیگم بنت مکرم محمد حسین صاحب ساکن تمڑ پلی کا نکاح مکرم محمد طاہر صاحب ابن مکرم محمد محبوب علی صاحب ساکن پالا کرتی کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم زین العابدین صاحب سرکل انچارج ورنگل نے پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)۔

(محمد اکبر معلم سلسلہ وینکٹاپور۔ ورنگل)

☆۔ مکرمہ قرۃ العین صاحب بنت مکرم محمد یونس شیخ صاحب ساکن خانپور تحصیل کولگام ضلع کولگام کا نکاح مکرم ذوالفقار احمد خان ابن مکرم نعمت احمد خان صاحب ساکن اندورہ ضلع اسلام آباد کشمیر کے ہمراہ مبلغ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر بتاریخ 13.4.08 مکرم مولوی محمد مقبول صاحب حامد معلم سلسلہ نے پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (راجہ محمد ابراہیم زعیم انصار اللہ اندورہ)

☆۔ مورخہ ۷ جولائی ۰۸ء کو خاکسار نے احمدیہ مسجد کشن گڑھ (راجستھان) میں عزیزہ نصرت سلطانہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب آف کشن گڑھ کا نکاح ہمراہ عبدالحلیم ابن مکرم اللہ بیلی صاحب احمدی آف روپن گڑھ سے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)۔

☆۔ اسی طرح مورخہ ۷ جولائی ۰۸ء کو احمدیہ مسجد کشن گڑھ راجستھان میں ہی عزیزہ یاسمین انجم بنت مکرم شبیر احمد صاحب آف کشن گڑھ کا نکاح ہمراہ مکرم رشید خان معلم ابن روشن علی صاحب آف ہتھو ہریانہ سے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی دن دونوں کی تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ کشن گڑھ۔ راجستھان)

احباب سے جملہ رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دُعاء

مکرم رحیم خان صاحب آف مقتدی پور گذشتہ دنوں اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے موصوف کی کامل شفایابی صحت و سلامتی والی درازی عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (غلام حیدر خان مقتدی پور۔ اڑیسہ)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہٗ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

گولبازار ربوہ
047-6215747

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 17406 میں ٹی شرف الدین ولد عبدالقادر کویا قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 39 پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہکی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ۔ٹی نیاز احمد العبد ٹی شرف الدین گواہ این شفیق احمد۔

وصیت نمبر:17484 مَیں ایس وی منیرہ بی بی زوجہ بشیر الدین سی جی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن ناڈوواٹم ڈاکخانہ ناڈوواٹم، ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.10.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ آٹھ سینٹ زمین مع مکان بمقام ناڈوواٹم جس کی موجودہ قیمت انداز اً20 لاکھ روپے ہے۔ جس کے نصف حصہ کی مالک خاکسارہ اور نصف کا مالک خاکسارہ کے خاوند ہیں۔ جائیداد منقولہ: ایک جوڑی بالی چار گرام، ۲۲ کیرٹ، قیمت چار ہزار روپے۔ حق مہر بارہ صدر روپے وصول شدہ۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : بشیر الدین سی جی الامۃ : ایس وی منیرہ بی بی گواہ : ایس وی شمس الدین

نوٹ :۔ مندرجہ بالا وصایا 17406 اور 17484 دفتر بہشتی مقبرہ سے بعد میں موصول ہوئیں۔

وصیت نمبر:17549 مَیں فاتحہ خلت بنت مکرم منیر احمد صاحب مالاباری قوم احمدی مسلمان طالبہ عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: سونے کی انگوٹھی ڈھائی گرام۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منیر احمد مالاباری الامۃ : فاتحہ خلت گواہ : منور احمد ناصر

وصیت نمبر:17550 مَیں ٹی انور احمد ولد مکرم عبداللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1968 ساکن کنور ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.7.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : این شفیق احمد العبد: ٹی انور احمد گواہ : مظفر احمد

وصیت نمبر:17551 مَیں ایم مسعود ولد مکرم ایم علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن تھانہ ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی شرف الدین العبد: ایم مسعود گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17552 مَیں نور جہاں ٹی زوجہ خلیل الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.6.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: میری اپنی آٹھ سینٹ زمین اور ساتھ گھر ہے جس کی موجودہ قیمت آٹھ لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ٹی نیاز احمد الامۃ : نور جہاں ٹی گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17553 مَیں طاہرہ شبینہ زوجہ ٹی نیاز احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23.7.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: مہر بیس گرام سونا، نیکلیس چونتیس گرام، نیکلیس پندرہ گرام، کنگن پانچ عدد پندرہ گرام، انگوٹھی چار عدد ساڑھے سات گرام، جھمکا ایک جوڑی چھ گرام سونے کے کوئن چھ گرام، کل قیمت -/93629 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ٹی نیاز احمد الامۃ : طاہرہ شبینہ گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17554 مَیں ٹی نصیرہ بیگم بنت کے وی محمود حاجی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن تھانہ کنورسٹی ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.6.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: میری اپنی جائیداد 13.75 سینٹ زمین مع گھر ہے جس کی موجودہ قیمت بیس لاکھ روپے ہوگی۔ ایک گاڑی جس کے چھ حصہ دار ہیں جس میں سے 1/6 حصہ دینا چاہتی ہوں۔ کنگن چودہ گرام قیمت -/13500 روپے۔ بریسلیٹ بارہ گرام قیمت -/9350 روپے۔ ہار بارہ گرام قیمت -/9350 روپے۔ انگوٹھی دو گرام قیمت -/1500 روپے۔ جھمکا دو گرام قیمت -/1500 روپے۔ (ان زیورات کی پوری رقم دینا چاہتی ہوں۔) میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی نیاز احمد الامۃ : ٹی نصیرہ بیگم گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17555 مَیں فریدہ بیگم زوجہ مکرم شمس اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن براز لو جاگیر ڈاکخانہ تاری گام، یاری پورہ کولگام ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: کڑا ایک عدد، بندے ایک جوڑی، انگوٹھی دو عدد، قیمت بیس ہزار روپے۔ حق مہر دس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش سالانہ -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ضیاء انسپکٹر الامۃ : فریدہ بیگم گواہ : مولوی فاروق احمد ناصر

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

بقیہ خلاصہ خطاب حضور انور برائے مستورات جلسہ سالانہ یو کے 2008 از صفحہ اول

کوئی محروم نہیں کرسکتا فرمایا۔ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْكَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا۔

ترجمہ: مردوں کیلئے اس ترکہ میں سے ایک حصہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ اور عورتوں کیلئے بھی اس ترکہ میں ایک حصہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (یہ ایک) فرض کیا گیا حصہ (ہے)۔

یہ تو ہے ایک عورت کا حق مثلاً ایک خاوند بیوی پر ظلم کرتا ہے اور چھوڑتا بھی نہیں یا عورت کو اس حالت میں پہنچا دیتا ہے کہ کوشش ہو کہ اُسکے مرنے کے بعد اُس کی جائیداد سے فائدہ اُٹھائے۔ اسلام نے ایسی حالت میں عورت کو خلع کا حق دیا ہے بعض اتنا تنگ کرتے ہیں کہ خلع لے لے تا کہ حق پھر معاف ہو جائے۔ تو یہ خلع بھی بصورت طلاق ہوگی۔ اور ایسی صورت میں عورت کو اس کا حق مل جائے گا۔

رشتہ دار بیوہ کی اس لئے شادی نہیں کرنے دیتے تا کہ خاوند کا ورثہ اس کے پاس رہے فرمایا ایسے واقعات آج بھی ہوتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل اس طرف توجہ دلائی تھی۔ بعض مجبور کرتے ہیں کہ کسی ایسے شخص سے شادی کرے جو اُس کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ یہ بھی غلط ہے ناجائز طور پر اس طرح عورت کی جائیداد ہتھیانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض اوقات طلاق وغیرہ کی صورت میں عورت کو کئی طریقے سے تنگ کیا جاتا ہے۔ لیکن قرآن مجید ہر طرح سے عورت کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ عورت کو بیوگی یا طلاق کے بعد اپنی مرضی کی شادی کا حق ہے۔ فرمایا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۔

ترجمہ: اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔ ظلم نہ کرو نہ جائیداد پر نظر رکھو نا جو دے چکے ہو اس پر نظر رکھو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ خیر کم خیر کم لا ھلہ وانا خیر کم لاھلی۔ تو دیکھیں مردوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُسوہ سے حقوق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس اسلام نے عورت کے حقوق کی اس قدر حفاظت کی ہے کہ کوئی عورت قرآن کریم کے احکامات کا شکر ادا نہیں کرسکتی۔ مسلمان عورت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم احسان ہے اس حق کو دیکھ کر بعض دفعہ عورتیں دلیر ہوگئیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے اپنی بیوی کو جھڑک دیا تو حضرت عمرؓ کی بیوی نے کہا کہ آنحضرت کی بیویاں تو آپؐ کو مشورے دیتی ہیں لیکن آپؐ انہیں نہیں روکتے۔ تو تم روکنے والے کون ہوتے ہو۔ تو یہ جُرأت تھی جو آنحضرتؐ کی تعلیم نے عورتوں میں پیدا کردی۔

مرد عورتوں کو مار پیٹ لیتے تھے جیسا کہ آج کل بھی رواج ہے۔ آج بھی یورپ میں یہ رواج ہے لیکن آپؐ نے فرمایا کہ عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں تمہاری لونڈیاں نہیں تم انہیں مت مارا کرو۔ اس پر عورتیں دلیر ہوگئیں عورتوں نے گھروں میں سختی شروع کردی اس طرح ایک نئی طرز کا فساد شروع ہوگیا کیونکہ عورتوں میں بھی تربیت کی کمی تھی اس پر مردوں نے آنحضرتؐ کے سامنے شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر عورت حد سے زیادہ بڑھتی ہے تو تم اپنے رواج کے مطابق تھوڑا سا مار لیا کرو۔

ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ عورتوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں فرمایا جو خدا تمہیں کھانے کیلئے دے ان کو کھلاؤ۔ اور جو تمہیں پہننے کیلئے دے اُن کو پہناؤ اور انہیں منہ پر نہ مارو۔ گالیاں نہ دو گھر سے نہ نکالو۔ فرمایا تو میری یہ بات مرد بھی سن رہے ہیں ذرہ اپنا جائزہ لے لیں کیونکہ بہت سے ایسے معاملے شروع ہوگئے ہیں۔ عورتیں بھی اپنے فرائض پورے کریں اور مرد بھی۔ اور پھر جب سچائی پر قائم ہو جائیں تو پھر اپنے حق کا بے دھڑک مطالبہ کریں تب ہی ایک پُر امن معاشرہ کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ آنحضرتؐ کے اس قدر احسان ہیں کہ اگر ایک مومن عورت تمام عمر بھی آپؐ پر درود بھیجتی رہے تو آپ کا احسان نہیں اُتار سکتی۔ جو لوگ گھر سے باہر جاتے ہیں ان کو آنحضرتؐ نے نصیحت فرمائی کہ وہ جلد گھر واپس آئیں تا کہ بچوں کو تکلیف نہ ہو آج ہم دیکھتے ہیں کہ عورتیں گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں اور مرد گھر کے باہر دوستوں میں گپیں مارتے رہتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ جس کے گھر میں لڑکیاں ہوں اور وہ ان کو تعلیم دلوائے اور اچھی تربیت دلوائے تو اللہ قیامت کے دن اُس پر دوزخ کو حرام کردے گا۔ آنحضرتؐ کی اس حدیث کو اس تناظر میں دیکھیں کہ جب عربوں کو لڑکی کی پیدائش کی خبر ملتی تھی تو ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے تھے۔ پھر آپؐ نے اپنی وفات سے پہلے مسلمانوں کو جمع کرکے جو نصیحت فرمائی اس میں عورتوں سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرنے کی تاکید فرمائی۔ آپ کے اس قدر احسانات کا اگرچہ شکر تو ادا نہیں کیا جاسکتا لیکن کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ حق ادا ہو۔ اور جب ایک احمدی عورت اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے ان حقوق کو ادا کرے گی تو وہ آنحضرتؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں میں سے کہلا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ عورت کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے کسی دوسرے مذہب میں ہرگز نہیں کی گئی۔ فرمایا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح سمجھتے ہیں اور پردے کا حکم ایسے ناجائز طریقے سے برتتے ہیں کہ اُن کو زندہ در گور کرتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا سلوک ہو جیسے دو دوستوں کا ہوتا ہے۔

اگر آپس میں تعلقات اچھے نہیں تو کیسے کہہ سکتے ہیں کہ خدا سے صلح ہو۔ پھر فرمایا کہ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور اچھی معاشرت نہیں وہ نیک کہاں؟ فرمایا قرآن کریم میں بعض احکام مردوں کیلئے ہیں لیکن عورتیں بھی اس میں شامل ہوتی ہیں۔ ہر احمدی عورت کو ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ عبادت کی طرف توجہ کریں۔ اللہ نے انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت بتایا ہے۔ یہ عبادتیں آپ کی زندگیوں کو بھی سنوار دیں گی اور اس سے آپ کی نسلوں کی زندگیاں بھی سنور جائیں گی۔ یہ عبادتیں دنیا و آخرت کو سنوار دیں گی۔ آنحضرت ﷺ کی صحابیات نے عبادت میں بعض مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات کا بھی تھا۔ پس ہر عورت کو اللہ کی عبادت کی طرف توجہ اور قرآن مجید کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ ان کے گھروں میں پلنے والے بچے بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ دین کے معاملے میں ہمیشہ ایک احمدی عورت کو غیرت دکھانی چاہئے۔ اور جن گھروں میں دینی غیرت ہوگی وہ گھر کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔ حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا ذریعہ ایک عورت کی دینی غیرت ہی بنی تھی۔ وہ عورت حضرت عمرؓ کی بہن تھی پس مصمم ارادہ ہو تو عورتیں انقلاب لانے والی بن سکتی ہیں۔ عورتوں نے اسلام کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے جلسہ کے مہمانوں کے خاطر اپنے زیور کی قربانی دے دی تھی۔ حضرت اُمّ ناصرؓ نے الفضل کے اجراء کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو (خلافت سے پہلے) اخبار الفضل کے اجراء کیلئے اپنا زیور پیش کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تاریخ احمدیت میں عورتوں کی بیشمار قربانیوں کی داستانیں موجود ہیں۔ بعض دفعہ عورتوں نے ایسے ایسے مشورے دئے ہیں جن سے قومی اعتبار سے بڑے فوائد حاصل ہوئے۔

چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح کی شرائط کی سختی کی وجہ سے صحابہ جب مارے غم کے دیوانے ہوگئے اور آنحضرتؐ نے انہیں اپنی اپنی قربانیاں ذبح کرنے کا حکم دیا تو اس پر وہ سب خاموش ہوگئے اس کا ذکر آنحضرتؐ نے اپنی زوجہ مطہرہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ آپؐ کے صحابہؓ آپ کے نافرمان نہیں ہیں یہ مارے غم کے دیوانہ ہوگئے ہیں۔ آپ اپنی قربانی کو ذبح کر دیجئے پھر دیکھئے کہ وہ اپنی قربانی ذبح کرنے کیلئے کیسے دوڑتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آنحضرتؐ نے جب اپنی قربانی کو ذبح کر دیا تو صحابہ میں قربانی کرنے کی دوڑ لگ گئی۔ یہ عورتیں ہی تھیں کہ انہیں نہ اپنے خاوندوں کی شہادت کا غم تھا اور نہ اپنے بھائیوں اور بیٹوں کی شہادت کا غم تھا۔ وہ یہی کہتی تھیں کہ جب آنحضرتؐ زندہ ہیں تو پھر ہمیں کوئی اور غم نہیں۔ پس آج جو خدا نے احسان کر کے آپ کو مسلمان بنایا ہے اور آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو قبول کیا ہے اور خلافت کے اس انعام کو قبول کیا ہے تو عہد کریں کہ ہم سب کچھ اسلام اور احمدیت کے لئے قربان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: علمائے دیو بند کے جھانسے میں نہ آئیں از صفحہ 6

☆۔ دیو بندی عالم الحاج محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی کی کتاب ''تذکرۃ الرشید'' سے ثابت ہے کہ دیو بند کے چوٹی کے علماء مثلاً مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، حاجی امداد اللہ صاحب اور حافظ ضامن صاحب مفسدہ ۱۸۵۷ء کو بغاوت سمجھتے تھے۔ انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا عالم قائم کیا...... اس گھبراہٹ کے زمانے میں جبکہ عام لوگ بند کواڑوں گھر میں بیٹھے ہوئے کانپتے تھے......... ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب و نیز حافظ صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہوگیا یہ نبرد آزما دلیر جتھہ اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جانثاری کے لئے تیار ہوگیا...... چنانچہ آپ پر فائریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے'' پھر لکھا:۔ جب بغاوت و فساد کا قصہ فرو ہوا اور رحم دل گورنمنٹ کی حکومت نے دوبارہ غلبہ پاکر باغیوں کی سرکوبی شروع کی تو جن بزدل مفسدوں کو سوائے اس کے اپنی رہائی کا کوئی چارہ نہ تھا کہ جھوٹی سچی تہمتوں اور مخبری کے پیشے سے سرکاری خیر خواہ اپنے کو ظاہر کریں انہوں نے اپنا رنگ جمایا اور ان گوشہ نشین حضرات پر بغاوت کا الزام لگایا۔

(تذکرۃ الرشید ص ۷۳۔۷۹ مولفہ الحاج محمد عاشق الٰہی صاحب ناشر مکتبہ عاشقیہ میرٹھ طبع دوم)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی: جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے دشمن اور جہاد کے معاملہ میں معترض تھے لکھتے ہیں۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ سخت گناہ گار اور باحکم قرآن حدیث وہ مفسد باغی بدکردار تھے'' پھر فرماتے ہیں...... اس گورنمنٹ سے لڑنا یا ان سے لڑنے والوں کی خواہ اُن کے بھائی مسلمان کیوں نہ ہوں) کسی نوع سے مدد کرنا صریح غدر حرام ہے (اشاعۃ السنہ جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۳۰۸۔۴۸) پھر اپنی کتاب ''اقتصادی مسائل الجہاد'' کے صفحہ ۱۶ پر رقم طراز ہیں:۔ '' ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک ہندوستان باوجود یہ کہ عیسائی سلطنت کے قبضہ میں ہے دارالاسلام ہے اس پر کسی بادشاہ کو عرب کا ہو خواہ عجم کا مہدی سوڈانی ہو یا حضرت سلطان شاہ ایرانی خواہ امیر خراسان ہو مذہبی لڑائی وچڑھائی کرنا ہرگز جائز نہیں''۔ (الاقتصاد فی مسائل الجہاد ص ۴۴)

یہ الزام اُن کو دیتے تھے، قصور اپنا نکل آیا (...... باقی......)

بھارت میں صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی تقریبات کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

الحمد للہ کہ تمام بھارت میں صدسالہ خلافت جوبلی کی وسیع پیمانہ پر تشہیر واشاعت ہوئی ہے۔ ہر شمارہ میں ہم کسی نہ کسی صوبہ کی اشاعت کا ذکر کررہے ہیں۔

جھارکھنڈ: صوبہ جھارکھنڈ کے چھ سرکلوں (رانچی، جمشید پور، بوکارو، جام تاڑہ، مدھوپور، دیوگھر اور ڈمکا) میں درج ذیل اخبارات نے ۲۷ مئی اور جوبلی تقاریب کے پروگرام کی اشاعت کی۔ ان کے اسماء اس طرح ہیں۔(۱) روزنامہ ہندوستان رانچی بزبان ہندی (۲) روزنامہ دی ایونیومیل جمشید پور (۳) روزنامہ رانچی ایکسپریس رانچی (۴) روزنامہ پربھات خبر رانچی بزبان ہندی (۵) روزنامہ دینک جاگرن رانچی بزبان ہندی (۶) روزنامہ فاروقی تنظیم رانچی (۷) روزنامہ قومی تنظیم رانچی (۸) روزنامہ آج رانچی (۹) روزنامہ ادت بانی جمشید پور بزبان ہندی (۱۰) روزنامہ پربھات جمشید پور۔ اس کے علاوہ درج ذیل انٹرنیٹ اخبارات نے بھی کوریج دی۔ آندھرانیوز۔ نیٹ انڈیا۔ کھوج حیدرآباد۔ انڈیا۔ ان میں سے نمونۃً چند اخبارات کے تراشے ذیل میں شائع کئے جارہے ہیں۔

Communal harmony and terror free world priority of AMC

Jamshedpur, Monday, May 26, 2008

[illegible] News Service

Jamshedpur, May 25: S A Alam, president of Khilafat Committee said that Ahmadia Muslim Community (AMC) works for communal harmony and aims to build terror free world.

Speaking at a press meet here on Sunday, he said that Ahmadia Muslim community has been established in 187 countries across the world with its followers more than 200 million. Its administrative system is such that neither it has to prepare vote banks nor it is bound to help criminals for its election purpose. He said that the community to strengthen Hindu-Muslim unity in India has giving suggestion that Hindus should respect Hazrat Mohammad and in turn Muslims should stop butchering cows. Right from the beginning of this community it is fighting against terrorism and Jihad of sword. Fortunately, now some other Muslim organisations too have come to support it.

He said that the economic system of the community is such that no person can sleep here being hungry. Wealth shall not accumulate at any one's pocket. This rule has been successful followed by Ahmadia over 200 millions. Marriages of poor girls have been undertaken by this community, poor but good students have been acquiring higher education. Under the name of humanity, first this community serves mankind in all problems and is second to none. To promote cooperation among all religions of the nation, this community organizes an annual 'all religious conference'.

He added that Ahmadia Community believes patriotism to be a vital point in its doctrine which is according to the sayings of Prophet Mohammad.

AMC officials addressing the media. Mail photo

روزنامہ ہندوستان رانچی
مورخہ 25 مئی 2008
→

دی ایونیومیل جمشید پور
مورخہ 26 مئی 2008
←

खिलाफत अहमदिया का उद्देश्य

खुदा और बंदे में संबंध स्थापित करना

27 मई को खिलाफत-अहमदिया के सौ वर्ष पूरे हो रहे हैं। यह दिन हमें सौ वर्ष से अधिक अवधि में फैली हुई अहमदिया जमाअत के इतिहास और उस समय का भी स्मरण कराती है, जब हजरत सल्लल्लाहो अलैहि व सल्लम की भविष्यवाणी के अनुसार मार्च 1889 में अल्लाह के एक प्यारे ने अल्लाह तआला की आज्ञा से एक पवित्र जमाअत की स्थापना की घोषणा की। इस जमाअत की स्थापना का उद्देश्य खुदा और बंदे में संबंध स्थापित करना, मानव जाति को एक खुदा के सम्मुख नतमस्तक होने की शिक्षा देना और उसके लिए प्रयत्न करना, संसार की समस्त जातियों को एक समुदाय बनाकर सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम के झंडे तले एकत्रित करना। मानव को मानव के अधिकारों को प्रदान करने की ओर ध्यान दिलाना था। वह व्यक्ति, जिसको खुदा ने युग के इमाम और मसीह व महदी की उपाधि से विभूषित कर भेजा था। जमाअत की स्थापना और दीक्षा के प्रारंभ 1889 से 1908 तक प्रायः उन्नीस वर्ष अल्लाह तआला के विशेष समर्थन व सहयोग से अपने मिशन को सभी प्रकार के विरोधों और प्रतिकूल परिस्थितियों के बावजूद इस तीव्रता से लेकर आगे बढ़ा। प्रत्येक विरोधी जो भी इस अल्लाह के पहलवान के मुकाबला पर आया तिरस्कार तथा अपमान का मुंह देखने वाला बना। अंततः अल्लाह के विधान के अनुसार प्रत्येक व्यक्ति जो इस नश्वर संसार में आया उसे अंत में इस संसार को छोड़ना है।

प्रस्तुति : मिर्जा मसरूर अहमद (खलिफतुल मसीह)।

خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی 27 کو

رانچی ۲۱ مئی (ت ن س) جماعت احمدیہ ۲۷ مئی ۲۰۰۸ کو خلافت احمدیہ کے سو سال پورا ہونے کی خوشی میں صدسالہ جوبلی منائے گی۔ یہ اطلاع سید بشیر احمد نے ایک پریس ریلیز جاری کر دی۔ انہوں نے کہا کہ باوجود شدید مخالفت کے جماعت احمدیہ آج تقریباً 190 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلافت احمدیہ کا مقصد امن و سلامتی کے قیام کے لئے سیاسی حکمرانوں کی رہنمائی کرنا ہے۔ خلافت احمدیہ کا مقصد ہے، "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ انہوں نے کہا کہ یہ جماعت دشمن پرست ہے۔ اور لاچاری، بیماری، بھوک اور بداخلاقی کے خلاف جہاد کرتی ہے۔ فی الوقت جماعت کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی ذمہ داری حضرت مرزا مسرور احمد کی ہے۔

روزنامہ قومی تنظیم رانچی
مورخہ 22 مئی 2008
←

روزنامہ رانچی ایکسپریس
مورخہ 23 مئی 2008
صفحہ ۵
→

शतवार्षिकी खिलाफत अहमदिया समारोह 27 को

रांची, 22 मई (रांएसं) : अहमदिया मुस्लिम जमाअत झारखंड के तत्वावधान में 27 मई को खिलाफत अहमदिया के सौ वर्ष पूरे होने के अवसर पर शतवार्षिकी खिलाफत समारोह का आयोजन किया गया है। यह जानकारी जमाअत के झारखंड सूबे के अमीर सैयद बशीर अहमद ने बयान जारी कर दी। उन्होंने अपने संगठन के बारे में बताया कि खिलाफत अहमदिया की स्थापना इस्लाम के पुनरुत्थान के लिए की गयी है। आज यह संगठन 190 देशों में फैली है। इन देशों में यह शिक्षा का प्रचार-प्रसार कर रहा है। उन्होंने बताया कि उनका संगठन गैर राजनीतिक, धार्मिक एवं आध्यात्मिक है। इससे अहमदी मुसलमान कोई राजनीतिक लाभ नहीं उठा सकते हैं। श्री अहमद ने कहा कि खिलाफत अहमदिया का लक्ष्य है- मुहब्बत सबके लिए नफरत किसी से नहीं। यह जमाअत आतंकवाद की घोर विरोधी है। यह राष्ट्र के साथ वफादारी सिखाती है और देश के संविधान का पालन करने की प्रेरणा देती है। उन्होंने बताया कि जमाअत अहमदिया में चार खलीफा गुजर गये हैं। वर्तमान में पांचवें खलीफा हजरत मिर्जा मसरूर अहमद साहिब हैं, जो मानवता की सेवा में जुटे हुए हैं।

روزنامہ دینک جاگرن بھاگلپور مورخہ 16 جون 2008

मानवता का संदेश देता है अहमदिया सम्प्रदाय

देवघर, विधि संवाददाता : पूर्व निर्धारित कार्यक्रम के तहत रविवार को स्थानीय निजामत हुसैन रोड में आयोजित खिलाफते अहमदिया शताब्दी समारोह धूम धाम से मनाया गया। इस अवसर पर रांची से आये सैयद बशीर अहमद, मो. इमरान हुसैन, [illegible] इस्लाम, मुबारक अहमद, मो. [illegible], शेख इदरीश सहित स्थानीय अब्दुल रशीद रहमानियां, शैलेन्द्र कुमार शैल, निर्मय कुमार सिन्हा, अरविंद सिन्हा के अलावे काफी संख्या में लोग उपस्थित थे। कार्यक्रम वरीय अधिवक्ता हैदर अली के मार्ग दर्शन में किया गया।

मौके पर अमीर जमात सैयद बशीर अहमद ने कहा कि अहमदिया सम्प्रदाय के संस्थापक हजरत मिर्जा गुलाम अहमद ने धरती पर अवतरण होकर [illegible] का दूत बन कर खलीफा के रूप में जो संदेश दिया है वह आज विश्व के 194 देशों में मुखरित हो रहा है। उन्होंने कहा कि इस्लाम धर्म के लिए कुरान अंतिम धर्म ग्रंथ है। इसे सामान्य जनमानस को समझाने में कठिनाई है। कुरान विश्व [illegible] मानता है उसमें अपराध या गलत [illegible] को कोई स्थान नहीं दिया गया है। इस्लाम के नाम पर अत्याचार से कभी भी विजय हासिल नहीं की जा सकती है। राम हो या कृष्णा सभी का अवतार हुआ है। उन्होंने ईश्वर के रूप में अच्छे कार्य करने का संदेश दिया है। अहमदिया सम्प्रदाय भी अवतारवादी सिद्धांत को मानते हुए हजरत मिर्जा गुलाम को ईश्वर का दूत मानता है। सैयद ने कहा कि धर्म का यह अर्थ नहीं है कि लोग संसार के समस्त ऋषियों, मुनियों, अवतारों और नबियों को अपशब्दों से दूषित कर दें। बल्कि मनुष्य अपनी आत्मा को प्रत्येक त्रुटि और बुराई से पवित्र और शुद्ध करके इस योग को अपनाये कि उसकी आत्मा प्रत्येक समय परमसत्ता के चरणों पर गिरी रहे और विश्वास, प्रेम ज्ञान, सत्कर्म और अच्छे व्यवहार से संपन्न हो जाये उसमें शुद्ध रूप से परिवर्तन हो जाये जिसमें स्वर्गिक जीवन प्राप्त हो।

उन्होंने कहा कि मानव जाति को एक सूत्र में बांध कर ईश्वर के प्रति जागरूक बनाना ही अहमदिया सम्प्रदाय का एक मात्र उद्देश्य है। भारत की चर्चा करते हुए कहा कि ऐसा बगीचा है जहां सब तरह के फूल खिलते हैं। सभी का महत्व है। अन्य वक्ताओं ने भी अपने अपने विचार रखे। मौके पर श्री अहमद ने वरीय अधिवक्ता शैलेन्द्र कुमार शैल को ए मैन आफ गोड नामक पुस्तक प्रदान करके सम्मानित किया। हैदर अली ने समारोह की सफलता के लिए सबों को धन्यवाद ज्ञापन किया।

खिलाफते अहमदिया शताब्दी समारोह आयोजित

समारोह में उपस्थित लोग

जागरण

روزنامہ پربھات خبر رانچی
مورخہ 28 مئی 2008
→

खिलाफत-ए-अहमदिया के सौ वर्ष पूरे होने पर जलसे होंगे

संवाददाता

रांची : अहमदिया समुदाय व खिलाफत-ए-अहमदिया की स्थापना के सौ वर्ष पूरे होने पर [illegible]

[illegible]

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 14 August 2008 | Issue No. 33

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہمیشہ نیکیوں میں آگے بڑھتے رہنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور جب یہ عمل ہوگا تو انسان اس خدا کی پناہ میں ہوگا جو مہیمن ہے

یاد رکھو صرف تلاوت ہی نجات کا ذریعہ نہیں بلکہ اصل نجات تلاوت کے بعد اس تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ملے گی

جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ راگست ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی ایک صفت مھیمن ہے۔ اس لفظ کے اہل لغت نے مختلف معانی بیان کئے ہیں۔ لسان العرب میں ہے "المھیمن" اللہ کی صفت ہے اور اس کے معنے گواہ کے ہیں اور یہ کہ وہ ذات جو دوسروں کو خوف سے امن میں رکھے الازھری لکھتے ہیں کہ مھیمن کے معنے امین کے ہیں بعض نے مھیمن کو مؤتمن کے معنوں میں بیان فرمایا ہے یعنی جس کو امین سمجھا جائے اور جو مخلوقات کے امور کا نگران اور محافظ ہے۔ قرآن مجید نے مھیمنا علیه کے الفاظ بیان کر کے قرآن مجید کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ کتب سابقہ پر نگران اور محافظ ہے القاموس میں ہے کہ یہ صفات باری میں سے ہے اور مومن کے معنوں میں آتا ہے یعنی وہ ذات جو دوسروں کو امن دینے والی ہو اقرب الموارد نے بھی اس کے معنے الامین اور المؤتمن کے کئے ہیں یعنی وہ جسکے پاس امانت رکھی جائے۔ اسی طرح اس کے معنے الشاہد کے بھی بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی وہ ذات جو اپنی مخلوقات کے اعمال اور ان کے رزق اور عملوں کی محافظ ہو۔ قرآن مجید میں اس صفت کا استعمال دو جگہ پر ہوا ہے ایک سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۹ میں اور دوسرے سورۃ الحشر کی آخری آیات میں۔ پرانے مفسرین میں سے شیخ اسماعیل اپنی تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں جو مھیمنا علیه کہا گیا ہے کہ تمام کتب پر نگران ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ قرآن ہی ہے جو آخری شرعی کتاب ہے جس کا ہر ہر لفظ سچ اور اللہ کی طرف سے ہے اور پرانی کتب کی تصدیق کرنے والا ہے سورہ مائدہ آیت ۴۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتاب ومھیمنا علیه یعنی اور ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے اس کی تصدیق کرتی ہوئی جو کتاب میں سے اس کے سامنے ہے اور اس پر نگران کے طور پر ہے تو مھیمنا علیه کہکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی یقین دہانی کرائی ہے کہ پہلے صحیفوں کی ہمیشہ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں تھی لیکن چونکہ قرآن کریم نگران اور محافظ ہے لہٰذا نگران اور محافظ ہونے کی حیثیت سے محفوظ ہے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ (الحجر: ۱۰) کہ یقیناً ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "خداوند نے کہا تھا کہ میں اپنے کلام کی آپ حفاظت کروں گا اب دیکھو کیا یہ سچ ہے یا نہیں کہ وہی تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ اس کی کلام کے پہنچائی تھی وہ برابر اس کی کلام میں محفوظ چلی آتی ہے اور لاکھوں قرآن شریف کے حافظ ہیں جو قدیم سے چلے آتے ہیں۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید جن پہلی کتب کی تصدیق کرتا ہے وہی سچی باتیں ہیں غیر مسلم مانیں یا نہ مانیں لیکن غیر مسلموں کا ایک بہت بڑا طبقہ مانتا ہے کہ انکی کتب سو فیصدی عملی حالت میں نہیں اور نہ سو فیصد ان پر عمل ہوتا ہے اور قرآن مجید کے متعلق تسلیم کرتے ہیں کہ ابتداء سے اپنی اصلی حالت میں ہے اگرچہ بعض لوگ شرارتیں کرتے ہیں لیکن اب تک ثابت نہیں کر سکے اور یہی چیز قرآن کریم کو باقی صحیفوں پر فوقیت دلواتی ہے۔ پس یہ دعویٰ کہ باقی کتب کی نگران ہے اس کے باقی کتب پر نگران ہونے اور پہلے انبیاء کے جو واقعات اس میں بیان ہوئے ہیں ان کے سچے ہونے کی دلیل ہے کہ قرآن مجید میں بیان کردہ واقعات ہی سچ ہیں پس قرآن مجید کی تعلیم ہر زمانے کیلئے ہے ہر زمانے میں غور کرنے والوں پر اس کے عجائبات کھلتے ہیں اور پھر قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ انفرادی طور پر غور کرنے والا ہر شخص بھی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن اگر حقیقی فائدہ اٹھانا ہے تو اس کی تعلیم کا جؤا اپنے پر ڈالنا ہوگا اور ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا فیض اٹھانے کے لئے اس کی تعلیم پر عمل کرنا اور ان نیکیوں میں آگے بڑھنا ضروری ہے جو قرآن مجید نے بیان فرمائی ہیں فرمایا ولکل وجهة ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات (سورۃ البقرہ: ۱۴۹) یعنی اور ہر ایک کیلئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ پس یہ نیکیاں ہیں جو خود پر مسلط کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

قرآن کریم کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ محفوظ رہے گا تو ایک تو یہ تحریری صورت میں محفوظ ہے دوسرے لاکھوں حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے اور پھر مجددین کے ذریعہ اس کی تعلیم محفوظ رہی اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد اس کی تعلیم کے ہر پہلو کو آپ نے نکھار کر پیش فرمایا۔ پس تعلیم کے بگڑنے کا تو سوال ہی نہیں لیکن افراد کے بگڑنے کا احتمال ہے اسلئے تاکید فرمائی کہ اس تعلیم پر عمل کرو اور ان اعمال صالحہ کی طرف توجہ کرو جو قرآن مجید میں بیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ○ کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو اپنے رب کا ڈر اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ جو دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس خیال سے ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (المومنون آیت 58-61)

فرمایا ان آیات میں نیکیوں میں بڑھنے والوں کی کچھ خصوصیات بیان کی گئی ہیں کہ انہیں ہر وقت ہر کام سے پہلے اللہ کے وجود کا احساس رہتا ہے اور وہ اپنے ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود بھی خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اس اعتبار سے آپ کا انکار کرنے والے بھی اللہ کے نشانوں کا انکار کرنے والے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لیں آج مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت باوجود صراط الذین انعمت علیھم پڑھنے کے خدا کے فرستادہ کا انکار کرنے کی وجہ سے مغضوب اور ضالین کے نقش قدم پر چل رہی ہے اور وہ خدا کو بھلا بیٹھے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص اُن قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف کی ہی یہ شان ہے کہ وہ انه لقول فصل وما ھو بالھزل ہے وہ میزان ہے، مھیمن ہے، نور ہے، شفا ہے اور رحمت ہے جو قرآن کو پڑھتے ہیں اور اس کو قصہ سمجھتے ہیں انہوں نے قرآن نہیں پڑھا بلکہ اس کی بے حرمتی کی، خدا نے اپنے فضل سے ہم پر یہ کھول دیا ہے کہ قرآن روشن اور زندہ کتاب ہے۔

خدا نے اس سلسلہ کو کشفِ حقائق کے لئے قائم کیا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آج مسیح موعودؑ کا انکار کرنے والوں نے اپنی زندگیوں میں مخفی شرک کو اپنا رکھا ہے۔ تجارتوں اور دل بہلاوے کی چیزوں کی طرف وہ جھک گئے ہیں لیکن ہمیں بھی یہ بات دعوتِ فکر دیتی ہے کہ ہم اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کہیں ہمارا نفس ہمیں دھوکے میں تو نہیں ڈال رہا۔ اس معیار کے نیچے رہ کر کہیں اللہ کی ناراضگی کو مول لینے والے تو نہیں ہم بن رہے۔ پس ہمیشہ نیکیوں میں آگے بڑھتے رہنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور جب یہ عمل ہوگا تو انسان اس خدا کی پناہ میں ہوگا جو مھیمن ہے، سلام ہے، عزیز ہے اور کبریائی والا ہے۔ پس ہر مومن کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحشر کی آیات ۲۳ تا ۲۵ کی تلاوت اور ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ان صفات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے اور یاد رکھو صرف تلاوت ہی نجات کا ذریعہ نہیں بلکہ اصل نجات تلاوت کے بعد اس تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ملے گی جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ پس ہمیشہ اس غائب اور حاضر رحمٰن اور رحیم، بادشاہ، اور قدوس اور سلامتی دینے والے، امن دینے والے نگہبان اور کامل غلبہ والے، ٹوٹے ہوئے کام بنانے والے، کبریائی والے خدا کی طرف جھکو، اسی کی تسبیح کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال کی خاص لذت آتی ہے اور اسطرح نماز پڑھتا ہے جو نماز کا حق ہے تو اسے گناہوں سے نفرت اور ناپاک مجلسوں سے بیزاری ہو جاتی ہے۔ وہ خدا کیلئے حضرت مسیح کی طرح صلیب پر چڑھنے اور حضرت ابراہیم کی طرح آگ میں پڑنے کیلئے راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح فہم عطا فرمائے اور ہم نیکیوں میں آگے بڑھتے رہیں اور اس کی تائیدات و نصرت کے نظارے دیکھتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ ثانیہ کے دوران جامعہ احمدیہ قادیان کے طالب علم عزیزم وسیم احمد آف لکش دیپ جو گزشتہ دنوں ہرچوال کی نہر میں ڈوب گئے تھے اور عزیز حافظ اطہر احمد نسیم جو کار حادثہ میں وفات پا گئے تھے کا ذکر کیا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆☆☆